

سچائی کیا ہے؟ - نمبر ایک

سچائی کا ڈھانچہ: مکاشفہ، نبوتی مماثلتیں، اور الفا اور اومیگا

Jeff Pippenger

2023-08-05

اس سے پہلے کہ ہم اس موضوع پر بات کریں کہ سچائی کیا ہے، ہم نوٹ کرتے ہیں کہ ہم نے یہ مطالعہ مکاشفہ کے پہلے باب کی پہلی تین آیات سے شروع کیا ہے، اور اس کے بعد ایلیا کے بارے میں ایک مضمون شامل کیا ہے۔ ان مطالعوں کے چند مقاصد یہ ہیں کہ نبوت میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے کردار کی نشاندہی کی جائے، یسوع مسیح کے مکاشفہ کے پیغام کو واضح کیا جائے، انبیا کے کردار کو خدا کے لوگوں کی علامتوں کے طور پر تسلیم کیا جائے، اور اس بات کے مضمرات پر غور کیا جائے کہ یسوع الفا ہے۔ ہم نے دکھایا کہ مکاشفہ کی پہلی تین آیات مکاشفہ کی آخری آیات کے ساتھ مطابقت اور ہم آہنگی رکھتی ہیں، اور دونوں جگہوں پر، ابتدا میں بھی اور اختتام پر بھی، یسوع اپنے آپ کو الفا اور اومیگا، ابتدا اور انتہا، اول و آخر کے طور پر شناخت کرتا ہے۔

ہم نے دوسرے مطالعے میں ایلیا پر مختصر گفتگو اس لیے کی کہ یہ دکھایا جا سکے کہ بائبل کی ابتدائی آیات، عہد عتیق اور عہد جدید دونوں کی اختتامی آیات کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں، اور مزید یہ کہ نئے عہد نامے کی ابتدائی آیات بھی—آپ بائبل کو جس طرح چاہیں دیکھیں، چاہے اسے ایک مکمل کتاب کے طور پر یا دو عہد ناموں کی صورت میں—اس کی ابتدا یا انتہا کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔

ایک اور نکتہ جسے ہم واضح کرنا چاہتے ہیں یہ سمجھ ہے کہ الوہیت نے تاریخ بھر میں بتدریج ذات الہی کو آشکار کیا ہے۔ اسی لیے ہم نے یہ نوٹ کیا ہے کہ جب کتاب مقدس کے عہد کی تاریخ کے موضوع میں وقت آگے بڑھتا ہے تو خدا اپنے مختلف ناموں کی علامتوں کے ذریعے اپنی صفات کو قدم بہ قدم مزید ظاہر کرتا گیا۔ قادر مطلق خدا نے ابراہیم سے کلام کیا، اور اسی خدا نے موسیٰ سے بھی کلام کیا، مگر موسیٰ کو یہ بتایا کہ اب سے اس کا نام یہوواہ کے طور پر جانا جائے گا۔ پھر جب مسیح آئے تو انہوں نے اپنے آپ کو ایک ایسے نام سے متعارف کرایا جو عہد قدیم میں نامعلوم تھا، سوائے اس نام کے ایک اظہار کے جو دانی ایل کے تیسرے باب میں ایک بائبل نے کیا تھا۔ یسوع نے نہ صرف یہ ظاہر کیا کہ وہ باپ کا اکلوتا فرزند ہے، بلکہ اسی مخصوص عہد کی تاریخ میں اس نے اپنے آپ کو ابن آدم بھی بتایا۔ جب خدا ایڈونٹسزم کے آغاز کے ساتھ عہد میں داخل ہوا تو اس نے ملرائٹ ایڈونٹسزم کو بھی ایک نام عطا کیا۔

"اس وقت، جب ہم اختتام کے اتنے قریب ہیں، کیا ہم عملی طور پر اس قدر دنیا کے مانند ہو جائیں کہ لوگ خدا کی نامزد قوم کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے بھی نہ پائیں؟ کیا کوئی شخص دنیا کے کسی بھی فائدے کے عوض ہماری، بطور خدا کی برگزیدہ قوم، خصوصی اوصاف کو فروخت کر دے؟ کیا خدا کی شریعت کو توڑنے والوں کی خوشنودی کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے؟ کیا جنہیں خداوند نے اپنی قوم کہا ہے وہ یہ گمان کریں کہ عظیم "میں ہوں جو ہوں" سے بڑھ کر کوئی قدرت ہے؟ کیا ہم اپنے ایمان کے ان امتیازی نکات کو مٹانے کی کوشش کریں جنہوں نے ہمیں سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ بنایا ہے؟" ایونجلزم، 121.

سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹس کا نام خداوند نے رکھا تھا، اور سسٹر وائٹ اکثر ایڈونٹسٹس کو خدا کے نامزد لوگ کہتی ہیں۔ "نامزد" کا مطلب نام دیا جانا ہے۔ صرف دو جماعتیں جنہیں سسٹر وائٹ خدا کے نامزد لوگ قرار دیتی ہیں، وہ قدیم اسرائیل اور جدید اسرائیل ہیں۔

چنانچہ، جب ہم کتاب مکاشفہ کے مطالعے میں آگے بڑھتے ہیں، میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ وہ "نیا نام" جو فلاڈیلفیہ کے ایمانداروں پر ظاہر کیا جاتا ہے—جنہیں ایک لاکھ چوالیس ہزار کے طور پر بھی

پیش کیا گیا ہے—اس نبوی راز کا ایک بڑا حصہ ہے جس کی مہر مہلت ختم ہونے سے ٹھیک پہلے کھلتی ہے۔

جو غالب آئے اسے میں اپنے خدا کے بیکل میں ایک ستون بناؤں گا، اور وہ پھر کبھی باہر نہ جائے گا۔ اور میں اس پر اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر کا نام لکھوں گا، یعنی نیا یروشلم، جو میرے خدا کی طرف سے آسمان سے اترتا ہے۔ اور میں اس پر اپنا نیا نام لکھوں گا۔ جس کے کان ہوں وہ سن لے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔ مکاشفہ 3:12، 13۔

آخری انتباہ کا پیغام، مکاشفہ یسوع مسیح کا پیغام ہے اور یہ اس کے کردار کا مکاشفہ ہے۔

"جو لوگ دولہا کی آمد کے منتظر ہیں، وہ لوگوں سے کہیں: 'دیکھو، تمہارا خدا! رحمت کی روشنی کی آخری کرنیں، دنیا کو دی جانے والی رحمت کا آخری پیغام، اُس کے محبت پر مبنی کردار کا انکشاف ہے۔ خدا کے فرزندوں پر لازم ہے کہ وہ اُس کا جلال ظاہر کریں۔ اپنی زندگی اور کردار میں وہ یہ ظاہر کریں کہ خدا کے فضل نے ان کے لیے کیا کچھ کیا ہے۔" Christ's Object Lessons, 415, 416۔

یسوع بطور کلام کے حوالے سے ریکارڈ میں شامل کرنے کے لیے ہمارے پاس بہت کچھ اور ہے، لیکن اب ہم لفظ 'سچائی' پر گفتگو کریں گے۔ 'سچائی' کی تفہیم، نیز لفظ 'سچائی' کی تفہیم، اور ان حروف کی تفہیم جو 'لفظ سچائی' کی تشکیل کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں، مسیح کے کردار کی تفہیم ہے۔

پس پیلطس نے اُس سے کہا، پھر کیا تو بادشاہ ہے؟ یسوع نے جواب دیا، تو ہی کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔ اسی لیے میں پیدا ہوا اور اسی واسطے دنیا میں آیا کہ میں حق کی گواہی دوں۔ جو کوئی حق کا ہے وہ میری آواز سنتا ہے۔ پیلطس نے اُس سے کہا، حق کیا ہے؟ اور یہ کہہ کر وہ پھر یہودیوں کے پاس باہر گیا اور اُن سے کہا، مجھے اس میں کوئی قصور نہیں ملتا۔ یوحنا 18:37، 38۔

اس آیت میں "سچائی" کے طور پر ترجمہ کیا گیا یونانی لفظ ایک عبرانی لفظ سے ماخوذ ہے، جو خود ایک حرف بھی ہے اور حتیٰ کہ ایک عدد بھی۔ عبرانی حروف تہجی کا پہلا حرف "الف" ہے۔ درحقیقت، عبرانی حروف تہجی کے پہلے دو حروف "الف" اور "بیت" ہیں، اور یہ یونانی کے پہلے دو حروف "الف" اور "بیٹا" سے بہت ملتے جلتے ہیں۔ یہ دونوں مل کر لفظ "الفابیٹ" کی بنیاد بنتے ہیں۔ لہذا "الف" (عبرانی حرف الف سے ماخوذ) ایک حرف، ایک لفظ، ایک عدد کے طور پر، اور نیز یسوع کے بہت سے ناموں میں سے ایک کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔

جب پیلطس نے یہ سوال کیا، "سچائی کیا ہے؟" تو یسوع اُسے پہلے ہی بتا چکے تھے کہ اُن کے "دنیا میں آنے کی وجہ، اور یہ بھی کہ اُن کے "پیدا ہونے" کی وجہ، "سچائی" کی گواہی دینا تھی۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ "ہر ایک جو سچائی کا ہے اُن کی آواز سنتا ہے۔"

مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور وہ جو اس نبوت کے کلمات سنتے ہیں، اور اُن باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اس میں لکھی ہوئی ہیں: کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ مکاشفہ 1:3۔

سچائی: G227- G225 سے; سچائی: - سچا، X حقیقتاً، سچائی، صداقت۔ G1- G227 (بطور حرفِ نفی) اور G2990 سے; سچا (چیز کو نہ چھپانے کے معنوں میں): - سچا، حقیقتاً، سچائی۔ G1; A. عبرانی اصل کا; حروف تہجی کا پہلا حرف: صرف مجازی طور پر (اس کے بطور عدد استعمال کی وجہ سے) پہلا۔ الف۔

یسوع نے اس سے کہا، میں راستہ، سچائی اور زندگی ہوں۔ کوئی شخص باپ کے پاس نہیں آتا مگر میرے وسیلہ سے۔ یوحنا 14:6

جب یسوع نے کہا، "میں ... سچائی ہوں"، تو وہ یہ کہہ رہے تھے کہ وہ ایک حرف، ایک عدد اور ایک لفظ ہیں—یعنی حرف "الف"، لفظ "الف" اور عدد "الف"—اور یہ سب "سچ" ہیں۔ کتابِ دانیال میں، مسیح نے خود کو "عجیب شمار کرنے والا" کے طور پر ظاہر کیا، جو عبرانی لفظ "پلمونی" کا مطلب ہے، جس کا

ترجمہ دانیال آٹھ میں "وہ ایک مقدس جو بول رہا تھا" کیا گیا ہے۔

پھر میں نے ایک مقدس کو بولتے ہوئے سنا، اور ایک اور مقدس نے اُس بولنے والے مقدس سے کہا، یہ رؤیا جو روزانہ کی قربانی اور ویرانی کی معصیت کے بارے میں ہے، کب تک رہے گی، کہ مقدس اور لشکر دونوں پامال کیے جائیں؟ اور اُس نے مجھ سے کہا، دو ہزار اور تین سو دن تک؛ تب مقدس پاک کیا جائے گا۔ دانی ایل 13:8، 14.

آیت تیرہ میں جس 'ایک مقدس' کا ذکر ہے وہ 'Palmoni' ہے - 'عجیب شمار کنندہ' یا 'رازوں کا شمار کنندہ'۔ انہی دو آیات میں 2300 سال کی پیش گوئی اور 2520 سال کی دو پیش گوئیاں بیان کی گئی ہیں۔ 2300 سال 'مقدس مکان' سے متعلق ہیں اور 2520 سال کی دو پیش گوئیاں 'لشکر' سے، کیونکہ مقدس مکان اور لشکر دونوں روم کے ہاتھوں پامال کیے جائیں گے۔ 2520 سال کی پیش گوئی خدا کے مقدس اور اس کی قوم کی پامالی کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ وقت پر مبنی تین گہری اور باہم مربوط پیش گوئیاں بائبل کے اسی مقام پر ہیں جہاں یسوع اپنے آپ کو رازوں کے عجیب شمار کنندہ کے طور پر متعارف کراتے ہیں۔ بات صرف یہ نہیں کہ اس نے وقت کے مالک کے طور پر اپنے آپ کو متعارف کرانے کے لیے انہی دو آیات کو چنا، بلکہ وہی دو آیات اس وقت کی نشاندہی بھی کرتی ہیں جب وہ جدید روحانی اسرائیل کے ساتھ عہد باندھیں گے، اور یہی دو آیات Adventism کی بنیاد اور مرکزی ستون بھی ہیں۔

کتاب مقدس کی وہ عبارت جو تمام دیگر سے بڑھ کر ایمان آمد ثانی کی بنیاد بھی رہی اور اس کا مرکزی ستون بھی، یہ اعلان تھی: 'دو ہزار تین سو دن تک؛ پھر مقدس پاک کیا جائے گا' [409] 8:14.] The Great Controversy, 409]

1798 میں وقت انجام پر، دانی ایل کی کتاب کی مہر کھول دی گئی، اور پہلے فرشتے کا پیغام تاریخ میں وارد ہوا، جس نے نبوتی علم میں اُس اضافے کو نشان زد کیا جو میلرائٹ تحریک کے زمانے میں وقوع پذیر ہوا، جو سیونتھ ڈے ایڈونٹزم کی ابتدا تھی۔ جب دانی ایل کی کتاب کی مہر میلرائٹس کے لیے کھولی گئی، تو پلمونی کی طرف سے—وقت کا ایک پیغام—سمجھا گیا۔ خدا کا کلام کبھی ناکام نہیں ہوتا، اور وہ ہمیشہ انجام کو ابتدا کے ساتھ مربوط کرتا ہے۔ لہذا ایڈونٹزم کے انجام میں یقیناً اُس کے کردار کا ایک انکشاف ہوگا، جیسے میلرائٹ تاریخ میں ہوا تھا۔ یہ حقیقت ایڈونٹزم کی ابتدا اور انجام پر مبنی ہے، اور یہ دانی ایل کی کتاب اور مکاشفہ کی کتاب کے بیان کردہ تعلق پر بھی مبنی ہے۔ دانی ایل اور مکاشفہ ایک ہی کتاب کی نمائندگی کرتے ہیں، اور اس نمائندگی میں وہ دو گواہ ہیں—پہلا دانی ایل اور آخری مکاشفہ۔

"کتاب دانیال اور کتاب مکاشفہ ایک ہیں۔ ایک نبوت ہے، دوسری وحی؛ ایک مہر بند کتاب، دوسری کھولی ہوئی کتاب۔" سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ بائبل کمنٹری، جلد 7، 972.

دانیال اور مکاشفہ دو کتابیں ہیں جو ایک ہی کتاب ہیں، اسی طرح جیسے بائبل ایک کتاب ہے جو عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید، یا ابتدا اور انتہا میں تقسیم ہے۔ مکاشفہ باب گیارہ میں جو دو گواہ موسیٰ اور ایلپاہ کے طور پر پیش کیے گئے ہیں، وہ عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید ہیں۔

دو گواہوں کے بارے میں نبی مزید فرماتا ہے: "یہ دو زیتون کے درخت ہیں، اور دو چراغ دان جو زمین کے خدا کے حضور کھڑے ہیں۔" "تیرا کلام میرے پاؤں کے لیے چراغ اور میری راہ کے لیے روشنی ہے۔" مکاشفہ 11:4؛ زبور 105:119۔ دو گواہ پرانے اور نئے عہد نامے کے مقدس صحائف کی نمائندگی کرتے ہیں۔ The Great Controversy, 267.

دانیال اور یوحنا دو گواہ ہیں جن دونوں کو ستایا گیا، دونوں اسیر کیے گئے، دونوں کو ایک ہی سلسلہ نبوی تاریخ قلم بند کرنے کے لیے دیا گیا، دونوں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتے ہیں، دونوں

یروشلم کی تباہی کے بعد کے زمانے میں زندہ رہے، دونوں موت اور جی اٹھنے کی علامت ہیں (یوحنا کھولتے ہوئے تیل سے اور دانیال شیروں کی ماند سے)۔

دانی ایل مسیح کے کردار کی ایک خاص وحی کی نشاندہی کرتا ہے، اور وہ یہ کام ان دو آیات میں کرتا ہے جنہیں الہام نے "ساتویں دن کے ایڈونٹسٹ کلیسیا کا مرکزی ستون اور بنیاد" کہا ہے۔ وہ دو آیات "تاج پتھر" تھیں—یعنی وہ آخری پتھر جو ان بنیادوں میں رکھا گیا جن کی نمائندگی ولیم ملر کے کاموں نے کی تھی۔ اس تاج پتھر کے ساتھ آسمانی مقدس، خدا کی شریعت، سبت، تحقیقی عدالت اور مکاشفہ چودہ کے تین فرشتوں کی سمجھ آئی۔ دانی ایل کتاب کا آغاز ہے، یوحنا اختتام۔

یوحنا کی تحریر ایڈونٹسٹم کے اختتام پر مسیح کے کردار کے ایک مکاشفہ کی نشاندہی کرے گی۔ جدید اسرائیل کے آغاز میں اُس نے اپنے آپ کو عجیب شمار کنندہ کے طور پر ظاہر کیا، جو ہر ریاضیاتی شے کا خالق ہے، اور جدید اسرائیل کے اختتام پر وہ اپنے آپ کو عجیب لسانیات دان کے طور پر ظاہر کر رہا ہے۔ وہ زبان سے متعلق ہر چیز کا خالق ہے، خواہ وہ زبان کی ساخت ہو، زبان کے قواعد ہوں، الفاظ ہوں بلکہ حروف تہجی تک۔ اُس نے وہ ابلاغ تخلیق کیا جو الفاظ کے ذریعے ہوتا ہے، زبان کے قواعد کے تحت منظم ہے، خواہ لکھا ہوا ہو یا بولا ہوا، اور ایسے حروف تہجی کے ساتھ لکھا جاتا ہے جو اسی کے وضع کردہ ہے، اور اس سب سے بڑھ کر—وہ کلمہ ہے۔ اسی کلمہ کے وسیلے سے وہ اندھے، غیر تیار لاودیکیوں کو مقدس فلاڈیلفیوں میں تبدیل کرتا ہے۔

انہیں تیری سچائی کے وسیلے سے مقدس کر؛ تیرا کلام سچائی ہے۔ یوحنا 17:17

'sanctify' کے طور پر ترجمہ کیے جانے والے لفظ کا مطلب پاک کرنا ہے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار پاک ہوں گے اور وہ اس کردار کی کیفیت 'سچائی' کے وسیلے حاصل کر چکے ہوں گے، یا یوں کہہ لیں کہ اُس کے 'کلام' کے وسیلے، کیونکہ یسوع کلام ہے اور وہ سچائی ہے۔

ابتدا میں کلام تھا، اور کلام خدا کے ساتھ تھا، اور کلام خدا تھا۔ وہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اسی کے وسیلے سے بنیں، اور جو کچھ بنا، اس کے بغیر کوئی چیز نہ بنی۔ یوحنا 1:1-3

غور کریں کہ یہ وہ پہلی بات ہے جو یوحنا اپنی انجیل میں لکھتا ہے۔ یہ یقیناً پیدائش میں لکھی گئی پہلی بات کے متوازی ہے۔ یہ گواہی میں اضافہ کرتی ہے اور پیدائش باب اول میں جو بیان کیا گیا ہے اس کی زیادہ واضح نشاندہی کرتی ہے۔

ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ پیدائش 1:1

پہلی آیت میں جس لفظ کا ترجمہ "خدا" کیا گیا ہے وہ جمع ہے، یوں بالکل "ابتدا" ہی سے یہ واضح ہوتا ہے کہ خدا ایک سے زیادہ ہے۔ انجیل یوحنا میں "ابتدا میں" کلام خدا کے ساتھ تھا اور خدا تھا۔ اور کلام خالق تھا۔

یسوع کلام ہے، اور اُس نے الوہیت کو انسانیت کے ساتھ ملا کر بائبل کو وجود بخشا—الوہیت کی نمائندگی روح القدس نے کی اور انسانیت اُن افراد میں تھی جنہوں نے اُن کتابوں میں کلمات تحریر کیے جو کلیساؤں کو بھیجی جانی تھیں۔ پس، بائبل بھی یسوع کی مانند انسانیت اور الوہیت کا امتزاج ہے۔ گناہ میں گرے ہوئے جسمانی انسانوں کی شمولیت کے باوجود بائبل مقدس ہے، اور جن مردوں نے اسے قلم بند کیا وہ بھی مقدس تھے۔

اور ہمارے پاس نبوت کا کلام زیادہ ثابت ہے؛ اور بہتر یہ ہے کہ تم اُس پر دھیان کرو، جیسے کسی اندھیری جگہ میں چراغ جو روشن کرتا ہو، جب تک دن نہ نکلے اور صبح کا ستارہ تمہارے دلوں میں طلوع نہ ہو۔ یہ سب سے پہلے جان لو کہ کوئی نبوت کتاب کی کسی ذاتی تعبیر پر موقوف نہیں۔ کیونکہ نبوت قدیم زمانہ میں کبھی آدمی کی مرضی سے نہیں آئی، بلکہ خدا کے مقدس

لوگ روح القدس سے تحریک پا کر بولتے تھے۔ ۲ پطرس ۱:۱۹-۲۱

اگرچہ انبیاء مقدس لوگ تھے، لیکن وہ پھر بھی گناہ میں گرے ہوئے انسان تھے، کیونکہ سب نے گناہ کیا ہے اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ تاہم بائبل الوہیت اور انسانیت کا امتزاج ہے، اور یہ مقدس ہے، کیونکہ کلام خدا اس لیے آیا کہ اپنی زندگی میں اور اپنے تحریری کلام میں یہ ظاہر کرے کہ انسانیت جب الوہیت کے ساتھ متحد ہو تو گناہ نہیں کرتی۔ بائبل کے بارے میں جو سچ ہے وہ مسیح کے بارے میں بھی سچ ہے، کیونکہ وہی بائبل ہے۔

یسوع نے اپنے اوپر گناہ آلود جسم اختیار کیا اور کبھی گناہ نہ کیا، یوں یہ مثال قائم کی کہ انسانیت جب الوہیت کے ساتھ متحد ہو تو گناہ نہیں کرتی۔

"بیت لحم کی کہانی ایک لامتناہی موضوع ہے۔ اس میں 'خدا کی حکمت اور علم دونوں کی دولت کی گہرائی' پوشیدہ ہے۔ رومیوں 11:33۔ ہم نجات دہندہ کی اس قربانی پر حیران رہ جاتے ہیں کہ اُس نے آسمان کے تخت کو چرنی کے ساتھ، اور پرستش گزار فرشتوں کی معیت کو اصطبل کے جانوروں کی ہم نشینی کے ساتھ بدل دیا۔ اُس کی حضوری میں انسانی غرور اور خود بسندگی ملامت پاتے ہیں۔ تاہم یہ اُس کی عجیب تواضع کا محض آغاز تھا۔ یہ خدا کے بیٹے کے لیے تقریباً لامحدود فروتنی ہوتی کہ وہ انسان کی فطرت اختیار کرتا، حتیٰ کہ اُس وقت بھی جب آدم عدن میں اپنی معصومیت کی حالت میں کھڑا تھا۔ لیکن یسوع نے انسانیت کو اُس وقت قبول کیا جب نسل چار ہزار برس کے گناہ سے کمزور ہو چکی تھی۔ آدم کی ہر اولاد کی طرح اُس نے وراثت کے عظیم قانون کے عمل کے نتائج کو قبول کیا۔ یہ نتائج کیا تھے، اس کا اظہار اُس کے زمینی آباء و اجداد کی تاریخ میں ہوتا ہے۔ وہ ایسی وراثت کے ساتھ آیا تاکہ ہمارے دکھوں اور آزمائشوں میں شریک ہو، اور ہمیں بے گناہ زندگی کی مثال دے۔" The Desire of Ages, 48.

یسوع کلام ہے، اور یسوع اور بائبل دونوں انسانی اور الہی پہلوؤں کا امتزاج ہیں۔ جب یسوع نے صدیوں کے دوران بائبل کو وجود میں لایا، تو اُس نے بائبل کے اندر ایسے قواعد رکھ دیے تاکہ جو سنیں، وہ سن سکیں۔ بائبل کو منظم کرنے والے قواعد بھی اُس کی شخصیت کے اوصاف ہیں۔

"کتاب مکاشفہ میں بائبل کی تمام کتابیں آ کر ملتی اور اختتام پذیر ہوتی ہیں۔ یہاں کتابِ دانی ایل کا متمم ہے۔" اعمال رسولوں، 585۔

لفظ "complement" کا مطلب کسی چیز کو کمال تک پہنچانا ہے۔ دانی ایل کی گواہی کا اختتام مکاشفہ میں ہوتا ہے، جو دانی ایل کی گواہی کو آغاز اور مکاشفہ کو انجام ٹھہراتا ہے۔ مکاشفہ کی ابتدا اس کے اختتام پر دہرائی جاتی ہے، اور دانی ایل کے پہلے باب کی پہلی آیت میں لفظی اسرائیل اور لفظی بابل کے درمیان جنگ ہے جس میں بابل جیتتا ہے؛ لیکن آزمائشی مہلت کے اختتام پر (دانی ایل 11:45؛ 12:1)، روحانی بابل کی جنگ روحانی اسرائیل کے ساتھ ہوتی ہے اور آخر میں بابل ہار جاتا ہے اور اسرائیل غالب آتا ہے۔ جس طرح یوحنا کے مکاشفہ میں ہے، دانی ایل کی گواہی کی ابتدا اس کے اختتام سے ہم آہنگ ہے۔ تو سچائی کیا ہے؟

عقیدہ ایسا لفظ ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اہل ایمان کا ایک گروہ کن باتوں کو درست سمجھتا ہے۔ اس کا مقصد یا استعمال بائبل یا مسیحیت تک محدود نہیں۔ نام نہاد مسیحیت میں غالباً سچی تعلیمات کے مقابلے میں جھوٹی "تعلیمات" زیادہ ہیں، کیونکہ روحانی بابل یعنی پاپائیت پر ناپاک اور نفرت انگیز پرندے کا قفس ہے، اور وہ پرندے بدی کی نمائندگی کرتے ہیں، جسے کلیسائیں جھوٹی تعلیمات کے ذریعے سہارا دیتی اور چھپاتی ہیں، مثلاً یہ کہ شریعت منسوخ کر دی گئی ہے۔ لیکن سچی تعلیم بھی موجود ہے۔

برہ کے لوگوں کے ذہن تعصب کی تنگ نظری میں مبتلا نہ تھے۔ وہ رسولوں کی منادی کی ہوئی تعلیمات کی سچائی کی تحقیق کرنے پر آمادہ تھے۔ وہ بائبل کا مطالعہ تجسس کی بنا پر نہیں بلکہ اس لیے کرتے تھے کہ جان سکیں کہ مسیح موعود کے بارے میں کیا لکھا گیا تھا۔ وہ روزانہ الہامی تحریروں کی جانچ پڑتال کرتے، اور جب وہ ایک عبارت کو دوسری عبارت سے ملا کر دیکھتے تھے تو آسمانی فرشتے ان کے ساتھ ہوتے، ان کے اذہان کو روشن کرتے اور ان کے دلوں پر اثر ڈالتے تھے۔

جہاں کہیں بھی انجیل کی سچائیاں اعلان کی جاتی ہیں، وہاں جو لوگ دیانت داری سے درست کام کرنا چاہتے ہیں، وہ صحائف کی گہری تحقیق کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اگر اس زمین کی تاریخ کے اختتامی مناظر میں جنہیں آزمائشی سچائیاں سنائی جاتی ہیں، وہ برہ کے لوگوں کی مثال کی پیروی کریں، روزانہ صحائف کی جستجو کریں اور انہیں ملنے والے پیغامات کو خدا کے کلام سے ملا کر دیکھیں، تو آج خدا کی شریعت کے اصولوں کے وفاداروں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی، جب کہ اس وقت نسبتاً بہت کم ہیں۔ لیکن جب غیر مقبول بائبل کی سچائیاں پیش کی جاتی ہیں تو بہت سے لوگ اس تحقیق سے انکار کر دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ کلام مقدس کی صاف تعلیمات کی تردید نہیں کر سکتے، پھر بھی وہ پیش کی گئی شہادتوں کے مطالعے میں نہایت ہچکچاہٹ دکھاتے ہیں۔ بعض یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اگر یہ عقائد واقعی سچے بھی ہوں تو بھی نئی روشنی کو قبول کریں یا نہ کریں، اس سے کچھ خاص فرق نہیں پڑتا؛ اور وہ ان خوش نما افسانوں سے چمٹے رہتے ہیں جنہیں دشمن جانوں کو گمراہ کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ یوں ان کے اذہان خطا سے اندھے ہو جاتے ہیں اور وہ آسمان سے جدا ہو جاتے ہیں۔

"سب کا فیصلہ اس روشنی کے مطابق ہوگا جو انہیں دی گئی ہے۔ خداوند اپنے ایلچیوں کو نجات کے پیغام کے ساتھ بھیجتا ہے، اور جو اسے سنتے ہیں انہیں وہ اس بات کے لیے جواب دہ ٹھہرائے گا کہ وہ اس کے خادموں کے کلام کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہیں۔ جو لوگ خلوص دل سے سچائی کے متلاشی ہیں، وہ ان تعلیمات کی، جو ان کے سامنے پیش کی گئی ہیں، خدا کے کلام کی روشنی میں غور سے تحقیق کریں گے۔" اعمال رسولوں، 231، 232۔

ایسی "تعلیمات" ہیں جو "انجیل کی سچائیاں" ہیں اور ان پر تحقیق کی ضرورت ہے۔ ان میں سے بعض (اگر سب نہیں بھی) "آزمائشی سچائیاں" ہیں۔ سبت ایک ایسی آزمائشی سچائی ہے جسے سمجھنا آسان ہے۔ سچی اور جھوٹی تعلیمات موجود ہیں۔ کچھ سچی تعلیمات سینے والوں کے لیے ایک امتحان پیش کرتی ہیں۔ سچائی کی ایک ایسی قسم بھی ہے جو ایک خاص مدت کے لیے متعین کی گئی ہے۔ ان سچائیوں کو "موجودہ سچائی" کہا جاتا ہے۔

کلام خدا میں بہت سی قیمتی سچائیاں شامل ہیں، لیکن 'حقیقتِ حاضرہ' ہی ہے جس کی گلے کو اب ضرورت ہے۔ میں نے یہ خطرہ دیکھا ہے کہ پیغام رساں حقیقتِ حاضرہ کے اہم نکات سے ہٹ کر ایسے موضوعات پر تفصیل سے گفتگو کرتے ہیں جو گلے کو متحد کرنے اور جان کو مقدس کرنے کے لیے موزوں نہیں ہوتے۔ شیطان یہاں ہر ممکن موقع سے فائدہ اٹھا کر اس کام کو نقصان پہنچائے گا۔

لیکن ایسے موضوعات—جیسے مقدس، اس کا 2300 دنوں کے ساتھ تعلق، خدا کے احکام اور یسوع کا ایمان—اس قدر موزوں ہیں کہ وہ گزشتہ ایڈونٹ تحریک کی وضاحت کریں، یہ دکھائیں کہ ہمارا موجودہ موقف کیا ہے، شک کرنے والوں کے ایمان کو مستحکم کریں، اور شاندار مستقبل کے بارے میں یقین عطا کریں۔ یہ، میں نے بارہا دیکھا ہے، وہ بنیادی موضوعات ہیں جن پر پیغام برداروں کو تفصیل سے گفتگو کرنی چاہیے۔ ابتدائی تحریریں، 63۔

ایڈونٹسٹ اکثر اس عبارت کو اس بات سے گریز کے لیے استعمال کرتے ہیں کہ یہ حقیقتاً کیا کہتی ہے۔ وہ استدلال کرتے ہیں کہ ہماری "موجودہ سچائی" کے پیغامات میں زور صرف مقدس، دو ہزار تین سو دن، احکام اور یسوع کے ایمان پر ہونا چاہیے۔ وہ یہ دعویٰ اس لیے کرتے ہیں تاکہ ان چار موضوعات کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے، اسے ٹالا جا سکے۔

ان چار عظیم حقائق کا مقصد یہ ہے کہ انہیں "بالکل کامل طور پر اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ ماضی کی ایڈونٹ تحریک کی تشریح ہو، ہماری موجودہ حیثیت واضح ہو، شک کرنے والوں کا ایمان قائم ہو، اور شاندار مستقبل کے بارے میں یقینیت حاصل ہو"۔ یہ چار موجودہ سچائی کی تعلیمات اس بات کو دکھانے کے لیے وضع کی گئی ہیں کہ ایڈونٹ ازم کی ابتدا (یعنی ماضی کی ایڈونٹ تحریک) ایڈونٹ ازم کے انجام (یعنی ہماری موجودہ حیثیت) کی مثال پیش کرتی ہے۔ وہ چار بنیادی عقائد اس اصول کو سمجھانے کے لیے "بالکل کامل طور پر مرتب کیے گئے" ہیں کہ انجام کی مثال ابتدا میں ملتی ہے۔ اس الہامی عبارت کے مطابق، یہی وہ "موجودہ سچائی" ہے جس کی "گلہ کو اب ضرورت ہے"۔

قدیم اسرائیل، اسرائیل کی ابتدا ہے اور جدید اسرائیل اس کا اختتام ہے۔ قدیم لفظی اسرائیل 1798 میں اختتامی زمانے سے لے کر اتوار کے قانون تک سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ قوم کا نمونہ تھا۔ مسیح کی پہلی آمد سے پہلے، "موجودہ سچائی" یہودیوں کی نظر سے اوجھل تھی، کیونکہ وہ رسم و رواج اور روایات پر اپنے انحصار کے باعث اندھے (لاودکیائی) تھے۔

ہم اس زمانے کو سمجھنا چاہتے ہیں جس میں ہم رہتے ہیں۔ ہم اسے آدھا بھی نہیں سمجھتے۔ ہم اسے آدھا بھی نہیں سمجھ پاتے۔ یہ سوچ کر میرا دل لرز اٹھتا ہے کہ ہمیں کیسا دشمن درپیش ہے اور ہم اس کا مقابلہ کرنے کے لیے کس قدر کم تیار ہیں۔ بنی اسرائیل کی آزمائشیں اور مسیح کی پہلی آمد سے ذرا پہلے ان کا رویہ میرے سامنے بارہا اس لیے پیش کیا گیا ہے کہ مسیح کی دوسری آمد سے پہلے اپنے تجربے میں خدا کے لوگوں کی حالت کو واضح کیا جائے—کہ دشمن نے یہودیوں کے اذہان پر قابو پانے کے لیے ہر موقع تلاش کیا، اور آج وہ خدا کے خادموں کے ذہنوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ وہ قیمتی سچائی کو پرکھ نہ سکیں۔ منتخب پیغامات، کتاب دوم، صفحہ 406۔

ہمارے اگلے حوالے کے مطابق، یہودیوں کی نگاہوں سے "خدا کی اصل سچائی" اوجھل ہو گئی تھی، اور یہودیوں کے لیے وہ اصل سچائی مصر سے نجات کی تاریخ تھی۔ اس نجات کی تاریخ ہی ان کی اصل سچائی تھی؛ یہی وہ سچ تھا جسے انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ اسے نسل در نسل اپنے بچوں کو سکھائیں۔ وہ ناکام رہے، اسی طرح ایڈونٹ ازم بھی ناکام رہی ہے۔ بصیرت سے محروم یہودیوں کے سامنے سچائی پیش کرنے کے لیے، یسوع نے سچائی کو ایک قالب میں ڈھال دیا۔

نجات دہندہ کے زمانے میں یہودیوں نے سچائی کے قیمتی جواہر کو روایات اور اساطیر کی ردی کے انبار تلے اس حد تک چھپا دیا تھا کہ سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنا ناممکن ہو گیا تھا۔ نجات دہندہ توہم پرستی اور دیرینہ غلطیوں کی ردی کو صاف کرنے، اور خدا کے کلام کے جواہر کو سچائی کے چوکھٹے میں جمانے کے لیے آیا۔ اگر نجات دہندہ اب ہمارے پاس اسی طرح آئے جس طرح وہ یہودیوں کے پاس آیا تھا، تو وہ کیا کرے؟ اسے روایات اور رسومات کی ردی صاف کر کے اسی طرح کام کرنا پڑے گا۔ جب اس نے یہ کام کیا تو یہودی بہت پریشان ہو گئے۔ ان کی نظروں سے خدا کا اصل حق اوجھل ہو گیا تھا، مگر مسیح نے اسے پھر نمایاں کر دیا۔ ہمارا کام ہے کہ ہم خدا کی قیمتی سچائیوں کو توہم پرستی اور غلطیوں سے آزاد کریں۔

درخشاں حقائق نگاہوں سے اوجھل کر کے دفنا دیے گئے ہیں، اور گمراہی اور توہم پرستی نے ان کی چمک ماند کر دی ہے اور انہیں بے رونق اور غیر پرکشش بنا دیا ہے۔ یسوع خدا کا نور آشکار کرتا ہے اور حق کی حسین تابناکی کو اس کی پوری الہی شان کے ساتھ نمایاں کرتا ہے۔ سچے لوگوں کے اذہان اعجاب سے بھر جاتے ہیں۔ ان کے دل پاکیزہ محبتوں کے ساتھ اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں جس نے حق کے جواہر برآمد کیے اور انہیں ان کی فہم کے سامنے آشکار کر دیا۔

یہودیوں نے سچائی کا کچھ حصہ سمجھا، اور خدا کے کلام کا کچھ حصہ سکھایا؛ لیکن وہ خدا کی شریعت کی دور رس نوعیت کو نہ سمجھ سکے۔ مسیح نے روایتوں کا ملبہ صاف کر دیا، اور خدا کے مقاصد کے حقیقی جوہر اور قلب کو نمایاں کیا۔ جب اس نے یہ کیا، تو وہ بے حد مشتعل ہو گئے۔ انہوں نے ایک شہر سے دوسرے شہر تک یہ جھوٹی خبریں پھیلائیں کہ مسیح خدا کے کام کو تباہ کر

رہا۔ لیکن جب یسوع نے پرانی صورتوں کو ختم کیا، تو اُس نے پرانی سچائیوں کو پھر سے قائم کیا، اور انہیں سچائی کے ڈھانچے میں رکھ دیا۔ اُس نے انہیں باہم ملا کر جوڑا، اور سچائی کا ایک کامل اور متوازن نظام بنا دیا۔ یہ وہ کام تھا جو ہمارے نجات دہندہ نے کیا؛ اور اب ہم کیا کریں؟ کیا ہم مسیح کے ساتھ ہم آہنگی میں کام نہ کریں؟ کیا ہم سنی سنائی باتوں کے تابع رہیں؟ کیا ہم اپنی ہی خیالی باتوں کو یہ اجازت دیں کہ وہ خدا کے نور کو ہم سے چھپا دیں؟ ہمیں توجہ سے پڑھنا ہے، سمجھ بوجھ کے ساتھ سننا ہے، اور جو کچھ ہم نے سیکھا ہے وہ دوسروں کو بھی سکھانا ہے۔ ہمیں زندگی کی روٹی کے لیے برابر بھوکے رہنا چاہیے، برابر زندہ پانی اور لبنان کی برف کی تلاش میں رہنا چاہیے، تاکہ ہم لوگوں کو سرچشمہ حق کے زندہ، ٹھنڈک بخش پانیوں تک لے جا سکیں۔ ریویو اینڈ بیرالڈ، 4 جون 1889ء۔

اپنی پہلی آمد پر یسوع نے "پرانی سچائیوں کو ازسرنو قائم کیا، اور انہیں حق کے ڈھانچے میں رکھا۔ اُس نے انہیں باہم ملا کر اور جوڑ کر ایک مکمل اور متوازن نظام حق تشکیل دیا۔" یسوع نے پرانی سچائیوں کی ازسرنو بحالی کے لیے قدیم اسرائیل کے ابتدائی دور کی تاریخ استعمال کی، اور یہ اس نے ان سچائیوں کو (موضوع کے اعتبار سے) ہم آہنگ کر کے اور انہیں (متوازی طور پر، سطر بہ سطر) آپس میں جوڑ کر کیا۔ اس نے یہ اس مقصد سے کیا کہ یہودیوں کو ان رسوم و روایات سے آزاد کرے جنہوں نے انہیں اندھا کر دیا تھا۔ وہ تاریخ ظاہری اسرائیل کی اختتامی تاریخ تھی۔

ایڈونٹسٹ ازم قدیم اسرائیل کے انجام کی تاریخ دہرا رہا ہے، اور وہ ڈھانچہ جس میں سچائی کو رکھا جائے تاکہ روایت اور رواج کے لودیکائی اندھے پن کو دور کیا جا سکے، اب بھی اسی طرح قائم کیا جا رہا ہے جیسے جب مسیح یہودیوں سے معاملہ کرتے تھے۔ "پرانی حقائق" کو سچائی کے "ڈھانچے" میں رکھا جانا ہے، تاکہ نبوتی خطوط کو دیگر نبوتی خطوط کے ساتھ "خط پر خط" متوازی طور پر یکجا کیا جائے، اس مقصد سے کہ شاید کوئی لودیکائی اپنے اندھے پن سے آزاد ہو سکے۔ مسیح ہر بات میں ہمارے لیے نمونہ ہیں۔

بائبل میں ایسی سچائیاں ہیں جنہیں تعلیمات کے طور پر شناخت کیا جاتا ہے، اور "بہت سی شاندار سچائیاں" بھی ہیں، لیکن "موجودہ سچائی" بھی ہے جو سچائی کے ظاہر ہونے کے وقت زندہ "نسل" کے "لوگوں کے لیے ایک امتحان" ہوتی ہے۔ پیشگوئی کے مطابق یہ ایڈونٹسٹوں کی چوتھی نسل میں واقع ہوتا ہے، اور "موجودہ سچائی" "جو اس نسل کے لیے ایک امتحان ہے" ایڈونٹسٹوں کی ابتدائی نسلوں کے لیے امتحان نہ تھی۔

مقدس صحائف میں کچھ باتیں ایسی ہیں جنہیں سمجھنا مشکل ہے اور جنہیں، پطرس کے الفاظ کے مطابق، ناواقف اور غیر قائم مزاج لوگ اپنی ہلاکت کے واسطے توڑ مروڑ دیتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ہم اس زندگی میں مقدس صحائف کی ہر عبارت کا مفہوم بیان نہ کر سکیں؛ لیکن عملی سچائی کے کوئی اساسی نکات ایسے نہیں ہوں گے جو پردہ راز میں ڈھکے رہیں۔ جب مشیت الہی میں وہ وقت آئے گا کہ دنیا کو اس وقت کے لیے مقرر سچائی پر پرکھا جائے، تو اذہان اس کی روح کے وسیلے سے صحائف کی جستجو میں مشغول ہوں گے، بلکہ روزہ اور دعا کے ساتھ بھی، یہاں تک کہ کڑی پر کڑی تلاش کر کے انہیں ایک کامل زنجیر میں جوڑ دیا جائے۔ ہر وہ حقیقت جو براہ راست جانوں کی نجات سے متعلق ہے اس قدر واضح کر دی جائے گی کہ کسی کو بھٹکنے یا تاریکی میں چلنے کی ضرورت نہ رہے۔

جب ہم پیشین گوئیوں کی زنجیر کی کڑیاں ایک کے بعد ایک دیکھتے چلے آتے ہیں، تو ہمارے زمانے کے لیے منکشف سچائی واضح طور پر نظر آئی ہے اور اس کی توضیح بھی کی گئی ہے۔ ہم ان مراعات کے لیے جواب دہ ہیں جن سے ہم فائدہ اٹھاتے ہیں اور اُس روشنی کے لیے بھی جو ہماری راہ پر چمکتی ہے۔ گزشتہ نسلوں میں جو لوگ زندہ رہے وہ اُس روشنی کے لیے جواب دہ تھے جسے ان پر چمکنے کی اجازت دی گئی تھی۔ ان کے اذہان کتاب مقدس کے مختلف نکات پر غور و فکر میں لگے رہے، جنہوں

نے انہیں آزمایا۔ لیکن وہ وہ سچائیاں نہ سمجھ سکے جو ہم سمجھتے ہیں۔ وہ اُس روشنی کے ذمہ دار نہ تھے جو ان کے پاس نہ تھی۔ ان کے پاس بھی بائبل تھی، جیسے ہمارے پاس ہے؛ لیکن اس زمین کی تاریخ کے اختتامی مناظر سے متعلق مخصوص سچائی کے انکشاف کا وقت ان آخری نسلوں کا ہے جو زمین پر زندہ ہوں گی۔

"خاص سچائیاں ہر زمانے کی نسلوں کی حالت کے مطابق ڈھالی گئی ہیں، جیسی کہ وہ رہی ہیں۔ موجودہ سچائی، جو اس نسل کے لوگوں کے لیے ایک آزمائش ہے، بہت پہلے کی نسلوں کے لوگوں کے لیے آزمائش نہ تھی۔ اگر چوتھے حکم کے سبت کے بارے میں جو روشنی اب ہم پر چمک رہی ہے، ماضی کی نسلوں کو دی گئی ہوتی، تو خدا انہیں اس روشنی کے لیے جواب دہ ٹھہراتا۔" Testimonies, volume two, 692, 693.

جو لوگ یہ انکار کرنا چاہیں کہ ایڈونٹسٹ تحریک کی تاریخ میں چار نسلیں ہیں، میں آپ کی توجہ حقوق کی تختیوں کی طرف دلاؤں گا۔ اس حقیقت کو سمجھنے کا ایک بہت سادہ طریقہ یہ ہے کہ لاودکیہ نام کا مطلب ہے ایک ایسی قوم جس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ایڈونٹسٹ تحریک کی ابتداء عدالت کے کھلنے کا اعلان کیا اور ایڈونٹسٹ تحریک کا انجام عدالت کے بند ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ عدالت کا اختتام تیسری اور چوتھی نسل میں ہوتا ہے۔

تو اپنے لیے کوئی تراشی ہوئی مورت، یا کسی چیز کی کوئی صورت نہ بنانا جو آسمان میں اوپر ہے، یا زمین کے نیچے ہے، یا زمین کے نیچے پانی میں ہے۔ تو اُن کے آگے جھکنا نہ، نہ اُن کی خدمت کرنا، کیونکہ میں، خداوند تیرا خدا، غیور خدا ہوں، جو مجھ سے عداوت رکھنے والوں کی اولاد پر باپ دادا کی بدکاری کی سزا تیسری اور چوتھی پشت تک دیتا ہوں؛ اور ہزاروں پر رحمت کرتا ہوں جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں اور میرے احکام کو مانتے ہیں۔ خروج 4:20-6.

فیصلے کے اختتام پر، لاودکیائی (یعنی فیصلہ شدہ قوم) ایڈونٹسٹ تحریک کی آخری نسل پر فیصلہ ہوگا اور انہیں خداوند کے منہ سے اُگل دیا جائے گا، جیسے یروشلم کی تباہی کے وقت قدیم اسرائیل کے ساتھ ہوا تھا۔ بائبل عقائد سچائیاں ہیں، اور کچھ سچائیاں آزمائش کے لیے ہوتی ہیں اور پھر کچھ موجودہ سچائیاں بھی ہوتی ہیں۔ موجودہ سچائی ہمیشہ ایک آزمائشی سچائی ہوتی ہے، مگر یہ خاص طور پر اُس نسل کے لیے مقرر کی گئی آزمائشی سچائی کی نشاندہی کرتی ہے جو اس وقت زندہ ہے۔ تاہم حقیقت غالباً یہ ہے کہ خدا کے کلام کی جس سچائی کو بھی ہم رد کرنے کا انتخاب کرتے ہیں، وہ اسی لمحے ہمارے لیے ایک آزمائشی سچائی بن جاتی ہے، اور ہم اس میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

یسوع کلام خدا ہے، اور وہ سچائی ہے۔ اس نے پیلاطس کو بتایا کہ وہ "دنیا میں آیا" اس لیے کہ "سچائی کی گواہی دے"، اور یہ کہ جو کوئی اُس کی آواز سنتا ہے، "سچائی کا ہے"۔ لفظ "سچائی" جس کا پیلاطس اور یسوع نے ذکر کیا، ایک عبرانی لفظ سے ماخوذ ہے جس کا ترجمہ "سچائی" کیا جاتا ہے اور جو عہد قدیم میں ایک سو ستائیس بار آتا ہے۔ وہ عبرانی لفظ (H571) مختلف انگریزی الفاظ میں ترجمہ کیا جاتا ہے، لیکن عہد قدیم میں بانوے مرتبہ اسے "سچائی" کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ ان الفاظ میں سے ایک ہے جو کئی سطحوں پر غیر معمولی طور پر طاقتور ہے۔

عہد عتیق میں جس لفظ کا ترجمہ "سچائی" کیا گیا ہے، وہ تین عبرانی حروف پر مشتمل ہے، اور عبرانی میں حروف کے اپنے معنی ہوتے ہیں؛ اس لیے ان حروف سے بننے والا لفظ ہر حرف کے معنی کو یکجا کر کے اس لفظ کا حتمی مفہوم پیدا کرتا ہے۔ "سچائی" کا لفظ تین عبرانی حروف سے بنتا ہے: عبرانی حروف تہجی کا پہلا حرف، درمیان کا ایک حرف، اور عبرانی حروف تہجی کا آخری حرف۔ عہد عتیق میں "سچائی" کی نمائندگی حروف تہجی کے پہلے اور آخری حرف کے ساتھ، درمیان کے ایک حرف کے ذریعے ہوتی ہے!

یہ بائبل "قاعدہ اولین ذکر" کی تعریف ہے۔ جب کسی موضوع کو پہلی بار پیش کیا جاتا ہے تو وہ اُس لفظ کے لیے سب سے اہم حوالہ ہوتا ہے؛ وہ لفظ ایک بیج کی مانند ہوتا ہے اور اس میں پوری کہانی پیدا کرنے کے لیے درکار سارا ڈی این اے موجود ہوتا ہے۔ "قاعدہ اولین ذکر" میں دوسرا سب سے اہم حوالہ آخری حوالہ ہوتا ہے، کیونکہ وہیں ابتدا اور انتہا کے درمیان جنم لینے والی تمام کہانیاں باہم جڑ جاتی ہیں۔ "مکاشفہ میں بائبل کی تمام کتابیں باہم ملتی اور اختتام پذیر ہوتی ہیں"، اور مکاشفہ بائبل کی آخری کتاب ہے۔

وہ عبرانی لفظ "سچائی" جس پر ہم غور کر رہے ہیں، حرف "Aleph" سے شروع ہوتا ہے، اس کا تیرہواں حرف "Mem" ہے اور اس کا بائیسواں اور آخری حرف "Tav" ہے۔ ظاہر ہے، ان حروف کی تعریفوں میں مختلف باریکیاں پائی جاتی ہیں، یہ اس پر منحصر ہے کہ آپ تعریف کے لیے کس ماہر لسانیات کی طرف رجوع کرتے ہیں، لیکن عمومی تعریفیں بہت معلومات افزا ہیں۔

א (الف): عبرانی حروفِ تہجی کا پہلا حرف ہے، اسے اکثر وحدت سے وابستہ سمجھا جاتا ہے، اور یہ الوہیت اور ابدیت کی نمائندگی کرتا ہے، جو خدا اور مخلوق کے درمیان تعلق کی علامت ہے۔

ב (میم): عبرانی حروفِ تہجی کا تیرہواں حرف اور اکثر پانی سے منسوب کیا جاتا ہے۔

א (تاو): عبرانی حروفِ تہجی کا آخری حرف، اور یہ "نشان" یا "علامت" کے معنی رکھتا ہے۔ اسے اکثر تکمیل کے تصور یا تخلیق کی "مہر" سے وابستہ کیا جاتا ہے۔ قدیم عبرانی میں، حرف تاو کی شکل صلیب جیسی تھی۔

وہ عبرانی لفظ جس کا ترجمہ "سچائی" کیا جاتا ہے اور جس پر ہم غور کر رہے ہیں، تین حروف پر مشتمل ہے، جو مل کر ابدی انجیل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کیا؟ یہ بات آسانی سے پہچانی جا سکتی ہے اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ تین فرشتوں کے پیغامات ہی ابدی انجیل ہیں۔ یہ اس لیے قابل شناخت ہے کیونکہ ان تین حروف کے معانی تین فرشتوں کے پیغام کی نمائندگی کرتے ہیں۔

مکاشفہ چودہ کا پہلا فرشتہ ابدی خوشخبری کی نشاندہی کرتا ہے اور پھر تمام دنیا سے کہتا ہے کہ 'خدا سے ڈرو' اور خالق کی عبادت کے ذریعے اسے جلال دو۔ ان تین حروف میں سے پہلے (Aleph) کی تعریف یہ ہے: 'الہی، ابدی خدا؛ اور بنی نوع انسان کے خالق کے طور پر وہ خدا جس سے انسانوں کو ادب و احترام کے ساتھ ڈرنا اور عبادت کرنا چاہیے'۔

الف پہلے فرشتے کے پیغام کی نمائندگی کرتا ہے۔

دوسرے فرشتے کا پیغام لوگوں کو بابل سے نکلنے کے لیے بلاتا ہے، یہ بتاتا ہے کہ کب روح القدس انڈیلا جاتا ہے، اور بابل کی بغاوت کی نشاندہی کرتا ہے۔ (میم) کی تعریف پانی سے وابستہ ہے، (روح کے انڈیلے جانے کی علامت) اور یہ حروفِ تہجی کا تیرہواں عدد ہے؛ عدد تیرہ بغاوت کی علامت ہے، یوں بابل کی نشاندہی ہوتی ہے۔ میم دوسرے فرشتے کے پیغام کی نمائندگی کرتا ہے۔

تیسرا فرشتہ لوگوں کو درندے کا نشان قبول کرنے کے خلاف خبردار کرتا ہے، عبادت گزاروں کی دو قسموں اور خدا کے غضب کی نشاندہی کرتا ہے۔ (Tav) کی تعریف یہ ہے کہ یہ "نشان" کی نمائندگی کرتا ہے (درندے کا نشان)، اور یہ تخلیق کی مہر (خدا کی مہر) کی بھی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ حرف خود صلیب جیسی شکل رکھتا ہے۔ Tav تیسرے فرشتے کے پیغام کی نمائندگی کرتا ہے۔

زندہ خدا کی مہر کیا ہے جو اُس کے لوگوں کی پیشانیوں پر لگائی جاتی ہے؟ یہ ایک ایسا نشان ہے جسے فرشتے تو پڑھ سکتے ہیں، مگر انسانی آنکھیں نہیں؛ کیونکہ ہلاک کرنے والے فرشتے کے لیے لازمی ہے کہ وہ نجات کے اس نشان کو دیکھے۔ دانشمند ذہن نے خداوند کے گود لیے ہوئے بیٹوں اور بیٹیوں میں صلیبِ کلوری کی علامت دیکھی ہے۔ خدا کی شریعت کی تعدی کا گناہ دور کر دیا گیا ہے۔ ان

کے تن پر عروسی لباس ہے، اور وہ خدا کے تمام احکام کے فرمانبردار اور وفادار ہیں۔
خداوند اُن لوگوں کو معاف نہیں کرے گا جو حق کو جانتے ہیں، اگر وہ قولاً و فعلاً اس کے احکام کی اطاعت نہیں کرتے۔ Maranatha, 243.

وہ عبرانی لفظ جس کا ترجمہ "سچائی" کیا جاتا ہے تین حروف پر مشتمل ہے، جن میں سے ہر ایک کی اپنی تعریف ہے۔ وہ تین تعریفیں تین فرشتوں کے پیغامات کی تعریفیں بھی ہیں۔ یہ پہلے فرشتے کے پیغام کی تعریفیں بھی ہیں، کیونکہ پہلے فرشتے کا پیغام ایڈونٹزم کے آغاز کا پیغام تھا اور تیسرے فرشتے کا پیغام ایڈونٹزم کے اختتام کا پیغام ہے۔ چونکہ یسوع انجام کو ابتدا سے واضح کرتا ہے، اس لیے پہلے فرشتے کے پاس تیسرے فرشتے کے پیغام کے تمام نبوی سنگ میل موجود ہیں۔ اس طرح، ان تین عبرانی حروف کی تعریفیں نہ صرف تیسرے فرشتے کے پیغام کی علامتیں بن جاتی ہیں بلکہ پہلے فرشتے کے پیغام کی بھی علامتیں بن جاتی ہیں۔

کتاب مکاشفہ میں یوحنا کو حکم دیا گیا کہ وہ اُن باتوں کو لکھے جو اُس وقت تھیں، اور ایسا کرتے ہوئے وہ بیک وقت اُن باتوں کو بھی لکھ رہا تھا جو مستقبل میں ہونے والی تھیں۔ اُس نے انجام کو واضح کرنے کے لیے ابتدا قلم بند کی۔ بالکل واضح طور پر، سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹوں کو میلر انٹس کے پیغام، جو پہلے فرشتے کا پیغام ہے، کا مطالعہ کرنے اور اُس کا اعلان کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ ان سچائیوں اور اُس تاریخ کا مطالعہ اور اعلان کرتے ہوئے ہم تیسرے فرشتے کا پیغام سنا رہے ہوں گے اور پہلے فرشتے کی تاریخ کو دہرا رہے ہوں گے۔

خدا ہمیں کوئی نیا پیغام نہیں دے رہا ہے۔ ہمیں اسی پیغام کی منادی کرنی ہے جس نے 1843 اور 1844 میں ہمیں دیگر کلیساؤں سے باہر نکالا۔ ریویو اینڈ پیرالڈ، 19 جنوری، 1905.

"1840 سے 1844 تک دیے گئے تمام پیغامات کو اب پرزور بنایا جانا چاہیے، کیونکہ بہت سے لوگ راہ گم کر بیٹھے ہیں۔ یہ پیغامات تمام کلیسیاؤں تک پہنچنے چاہئیں۔" مینسکرپٹ ریلیز، جلد 21، 437.

"وہ حقائق جو ہمیں 1841، '42، '43 اور '44 میں ملے تھے، اب ان کا مطالعہ اور اعلان کیا جانا ہے۔" Manuscript Releases، جلد 15، 371.

تنبیہ آگئی ہے: کسی ایسی چیز کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی جو اُس ایمان کی بنیاد کو متزلزل کرے جس پر ہم 1842، 1843 اور 1844 میں پیغام آنے کے بعد سے تعمیر کرتے چلے آ رہے ہیں۔ میری وابستگی اسی پیغام سے رہی ہے، اور تب سے میں دنیا کے سامنے اُس روشنی پر قائم ہوں جو خدا نے ہمیں دی ہے۔ ہم یہ ارادہ نہیں رکھتے کہ اپنے قدم اُس پلیٹ فارم سے ہٹا لیں جس پر ہمارے قدم اُس وقت رکھے گئے تھے جب ہم روز بہ روز خلوص دل سے دعا کرتے ہوئے روشنی کے لیے خدا کو ڈھونڈتے رہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں اُس روشنی کو چھوڑ دوں جو خدا نے مجھے دی ہے؟ یہ ازل کی چٹان کی مانند ہے۔ یہ جب سے عطا ہوئی ہے، مجھے رہنمائی کرتی آئی ہے۔ ریویو اینڈ پیرالڈ، 14 اپریل، 1903.

پہلے فرشتے کا پیغام اور وہ تاریخی پس منظر جس میں وہ پیغام پیش کیا گیا، ہماری موجودہ تاریخ کے متوازی ہے اور اسے واضح کرتا ہے، البتہ چند نبوتی قیود و شرائط کے ساتھ۔ ان دونوں تاریخوں کی نمائندگی بھی ان تین حروف سے کی گئی ہے جو الہی زبان دان نے لفظ "سچائی" بنانے کے لیے استعمال کیے۔ اور وہ لفظ "سچائی" ابدی انجیل کی نمائندگی کرتا ہے۔

ایڈونٹ ازم کے آغاز میں میلر انٹس کی تاریخ پہلے فرشتے کی نمائندگی کرتی ہے، اور ایڈونٹ ازم کے اختتام کی وہ تاریخ جس کی نمائندگی تیسرا فرشتہ کرتا ہے، متوازی تاریخیں ہیں، لیکن ان میں کچھ فرق پائے جاتے ہیں۔

پہلا فرشتہ عدالت کے آغاز کا اعلان کرتا ہے اور تیسرا فرشتہ عدالت کے اختتام کا اعلان کرتا ہے۔ وہ نبوتی ساخت جس پر ایڈونٹ ازم کی تاریخ منکشف ہوئی، اپنے آغاز اور انجام دونوں میں یکساں ہے۔ ابتدا اور انتہا دونوں کو یہ دکھایا جا سکتا ہے کہ جب یہ تین فرشتے تاریخ میں ظاہر ہوتے ہیں تو وہ تین مراحل کی پیروی کرتے ہیں۔ اور وہ تین فرشتے وہی تین حروف بھی ہیں۔ لہذا، ایڈونٹ ازم کے دونوں سروں پر واقعات کی نبوتی ترتیب تین فرشتوں کے تین مراحل پر مبنی ہے، جو ایسے سنگ میل ہیں جن کی نمائندگی وہ تین عبرانی حروف بھی کرتے ہیں جو لفظ "سچائی" بناتے ہیں۔

الفا ایڈونٹ ازم کی ابتدا ہے، اومیگا اس کا اختتام ہے، اور درمیان کا حرف، جو تیرہواں حرف ہے، یوں ایڈونٹ ازم کی بغاوت کی نشاندہی اس کے آغاز سے اس کے انجام تک کرتا ہے۔

ہمیں ہدایت دی جاتی ہے کہ خدا کی راہ کہاں ہے:

اے خدا! تیری راہ مقدس ہے؛ ہمارے خدا کی مانند اتنا عظیم خدا کون ہے؟ زبور 77:13

خیمہ عبادت میں ہم پاتے ہیں کہ خدا کا طریقہ انہی تین مراحل پر مشتمل ہے جو تین فرشتوں کے پیغامات میں ہیں۔ صحن میں خدا کا خوف انسان کو قربانی پیش کرنے اور تیرہ حاصل کرنے کی طرف لے جاتا ہے۔ مقدس مقام میں تقدیس کی نمائندگی ہوتی ہے: دعا کی زندگی کی، جس کی نمائندگی خوشبو کی قربانگاہ کرتی ہے؛ مطالعے کی زندگی کی، جس کی نمائندگی حضور کی روٹیوں کی میز کرتی ہے؛ اور خدمت کی زندگی کی، جس کی نمائندگی چراغدانوں سے ہوتی ہے۔ پاک ترین مقام عدالت کی نمائندگی کرتا ہے۔ جب ہم پہلے فرشتے کے پیغام میں بیان کیے گئے مطابق خدا کا خوف رکھتے ہیں تو ہم صحن میں، صلیب کے قدموں پر، تیرہ تلاش کرتے ہیں۔ جب ہم راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں (راست ٹھہرایا جانا) تو ہم مقدس مقام کی نمائندگی کے مطابق تقدیس یافتہ زندگی کی تازگی میں چلتے ہیں (پاکیزگی میں بڑھوتری)۔ مقدس مقام اُس مسیحی کام کی نمائندگی کرتا ہے جو دوسرے فرشتے کے پیغام کے ساتھ آدھی رات کی پکار کے دوران ملرائیٹس نے انجام دیا۔ تیرہ اور تقدیس پا کر ہم اس عدالت کے لیے تیار ہو جاتے ہیں جس کی نمائندگی پاک ترین مقام کرتا ہے۔ خیمہ عبادت کے تین مراحل، جو دوسری باتوں کے علاوہ تین الہیاتی اصطلاحات—تیرہ، تقدیس اور تمجید—کی بھی نمائندگی کرتے ہیں، اور تین فرشتوں کے پیغامات کی بھی نمائندگی کرتے ہیں، اور بلاشبہ پہلے فرشتے کے پیغام کی بھی نمائندگی کرتے ہیں، اور ظاہر ہے ان تین حروف کی بھی جو لفظ "سچائی" بنانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

مقدس کے صحن میں ہمیں وہ تینوں مراحل بھی ملتے ہیں۔ مقدس میں داخل ہونے کا پہلا مرحلہ لازم ہے کہ مقدس کے آخری مرحلے کی عکاسی کرے، جس طرح پہلا فرشتہ تیسرے فرشتے کے متوازی ہے۔ صحن میں پہلا مرحلہ قربانی کو ذبح کرنا ہے، جو تیرہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ دوسرا مرحلہ حوض آب ہے جہاں چربی (گناہ) ہٹا دی جاتی ہے اور آخری مرحلہ سے پہلے قربانی کو پاک کیا جاتا ہے۔ حوض کا پانی دوسرے مرحلے کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ تیسرا مرحلہ حقیقی سوختنی قربانی ہے، جس نے صلیب پر مسیح کی نمائندگی کی، جہاں عدالت پوری ہوئی۔ یہی تین مراحل مقدس کے پہلے مرحلے میں بھی پائے جاتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے پہلے فرشتے کے پیغام میں یہی تین مراحل موجود ہیں۔ الفا اور اومیگا کا اصول مقدس کے اندر بھی ہے، جیسے یہ تین فرشتوں کے پیغامات میں ہے، اور اسی طرح ان حروف میں بھی ہے جو لفظ "سچائی" بناتے ہیں۔

2300 سالہ پیشگوئی کا ڈھانچہ بالکل یکساں ہے۔ یہ پیشگوئی تین فرامین سے شروع ہوئی اور 22 اکتوبر 1844 کو تیسرے فرشتے کے پیغام کی آمد پر ختم ہوئی۔ یہ پیشگوئی پانچ نبوتی خطوط واضح کرتی ہے، اور 2300 سالہ پیشگوئی کے آغاز کے تاریخی حالات ان پانچوں پیشگوئیوں کے اختتامی حالات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مکمل 2300 سالہ پیشگوئی کے آغاز اور انجام میں تین فرامین ہیں، اور اس کا خاتمہ تین پیغامات پر ہوتا ہے۔

457 قبل مسیح میں پیش گوئی کا آغاز پر آشوب زمانے میں ہوا اور اس میں یہودیوں کی واپسی اور ہیکل اور شہر کی ازسرنو تعمیر کا بندوبست کیا گیا۔ پیش گوئی کے مطابق، 49 برس بعد وہ کام جو 457 قبل مسیح میں شروع ہوا تھا، پر آشوب حالات ہی میں مکمل ہوا۔ ان 49 برسوں کی ابتدا انہی 49 برسوں کے اختتام کی عکاسی کرتی ہے۔

457 قبل مسیح اس نبوت کے آغاز کو نشان زد کرتا ہے جو مسیح کے ہپتسمہ پر ان کے مسح کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ان کا مسح ان کے اس کام کے آغاز کی علامت تھا کہ وہ ایک قوم کو جمع کریں تاکہ وہ پرانے نہیں بلکہ نئے یروشلم کے شہری ہوں، بالکل اسی طرح جیسے قدیم اسرائیل کو 457 قبل مسیح میں حقیقی یروشلم کی ازسرنو تعمیر کے لیے جمع کیا گیا تھا۔

457 قبل مسیح اس پیشگوئی کے آغاز کی بھی نشاندہی کرتا ہے جس میں بتایا گیا کہ مسیح کب مصلوب ہوں گے۔ سسٹر وائٹ 22 اکتوبر 1844 کی عظیم مایوسی کے ساتھ تاریخ صلیب کو ہم آہنگ کرتی ہیں، اور وہ بحر قلزم کے پار کرنے کی تاریخ کو بھی اسی عظیم مایوسی کے ساتھ ملاتی ہیں۔ 457 قبل مسیح میں ایک مایوسی پیش آئی جو بحر قلزم پر عبرانیوں کی مایوسی، ایڈونٹسٹوں کی عظیم مایوسی، صلیب کے وقت شاگردوں کی مایوسی اور 457 قبل مسیح میں عزرا کی مایوسی کی تمثیل بنی۔

عزرا کو توقع تھی کہ ایک بڑی تعداد یروشلم واپس لوٹے گی، لیکن پکار پر لبیک کہنے والوں کی تعداد مایوس کن حد تک کم تھی۔ بہت سے وہ لوگ جنہوں نے گھر اور زمینیں حاصل کر لی تھیں، ان املاک کی قربانی دینے کی کوئی خواہش نہ رکھتے تھے۔ وہ آسائش اور راحت کے دلدادہ تھے اور وہیں ٹھہرے رہنے پر خوب مطمئن تھے۔ ان کی مثال دوسروں کے لیے رکاوٹ ثابت ہوئی، جو ورنہ ایمان کے ساتھ پیش قدمی کرنے والوں کے ساتھ اپنی قسمت وابستہ کرنے کا انتخاب کر سکتے تھے۔ انبیاء اور بادشاہ، 612۔

457 قبل مسیح اس پیشگوئی کے آغاز کی بھی نشاندہی کرتا ہے جو یہ متعین کرتی ہے کہ کب قدیم اسرائیل کو خدا کی طرف سے رد کر دیا جائے گا اور انجیل غیر قوموں تک پہنچا دی جائے گی، جس سے قدیم اسرائیل کے لیے خاص 490 برس کی آزمائشی مدت کے خاتمے کی نشان دہی ہوتی ہے۔ لہذا 457 قبل مسیح ان کی آزمائشی مدت کے آغاز کی علامت ہے اور 34 عیسوی ان کی آزمائشی مدت کے اختتام کی علامت ہے، جو بطور نمونہ ظاہر کرتا ہے کہ ایڈونٹزم کی آزمائشی مدت 1844 میں شروع ہوئی اور اتوار کے قانون پر ختم ہوگی۔

2300 سالہ پیشگوئی میں چند دیگر اندرونی زمانی پیشگوئیاں بھی ہیں، مگر ان سب میں الفا اور اومیگا کی علامت پائی جاتی ہے۔ ان کی ابتدائیں ان کے انجام کی عکاسی کرتی ہیں۔

یہ بات قابل غور ہے کہ قدیم اسرائیل کو خدا کی شریعت کا امانت دار بنایا گیا تھا، اور یہ کہ جدید اسرائیل کو نہ صرف اُس کی شریعت کا بلکہ اُس کی نبوتوں کا بھی امانت دار بنایا گیا تھا۔ جب خداوند نے قدیم اسرائیل کے ساتھ عہد باندھا، تو اُس نے انہیں پتھر کی دو تختیوں پر لکھے ہوئے اُس احکام کے امانت دار بنایا۔ جب اُس نے میلراٹٹ تاریخ میں جدید اسرائیل کے ساتھ عہد باندھا، تو اُس نے انہیں اپنے نبوی کلام کے امانت دار بنایا، جو حبقوق کی دو تختیوں کی صورت میں 1843 اور 1850 کے پیش رو چارٹس کے ذریعے پیش کیا گیا تھا۔ قدیم اسرائیل کی ابتدا، جدید اسرائیل کی ابتدا کی عکاسی کرتی ہے۔

خداوند نے اپنی قوم اسرائیل کو پکارا اور انہیں دنیا سے جدا کیا تاکہ وہ انہیں ایک مقدس امانت سپرد کرے۔ اس نے انہیں اپنی شریعت کے امین ٹھہرایا؛ اور یہ ارادہ کیا کہ ان کے وسیلے سے انسانوں میں اپنی ذات کی معرفت محفوظ رکھے۔ ان کے وسیلے سے آسمانی نور زمین کی تاریک جگہوں پر چمکنا تھا، اور ایک آواز سنائی دینی تھی جو تمام قوموں سے یہ اپیل کرے کہ وہ بت

پرستی سے پھر کر زندہ اور سچے خدا کی خدمت کریں۔

اگر عبرانی اپنی امانت پر قائم رہتے تو وہ دنیا میں ایک طاقت بن جاتے۔ خدا اُن کا محافظ ہوتا، اور وہ انہیں تمام دوسری قوموں پر سربلند کر دیتا۔ اُس کی قدرت اور سچائی اُن کے ذریعے ظاہر ہوتی، اور اُس کی حکیمانہ اور مقدس حکمرانی کے تحت وہ ہر قسم کی بت پرستی پر اُس کی حکومت کی برتری کی مثال بن کر نمایاں ہوتے۔ لیکن انہوں نے خدا سے کیا ہوا اپنا عہد نہ نبھایا۔ وہ دوسری قوموں کی بت پرستانہ رسوم و رواج کی پیروی کرنے لگے؛ اور اپنے خالق کے نام کو زمین میں تعریف کا باعث بنانے کے بجائے اسے حقارت میں ڈال دیا۔

تاہم خدا کا مقصد بہرحال پورا ہونا ہی تھا۔ اس کی مرضی کا علم دنیا کو دیا جانا لازم تھا۔ خدا نے اپنی قوم پر ظلم کا ہاتھ مسلط کیا، اور انہیں قوموں کے درمیان قیدیوں کی طرح منتشر کر دیا۔ مصیبت میں ان میں سے بہتوں نے اپنے گناہوں پر توبہ کی اور خداوند کی طرف رجوع کیا۔ یوں بت پرست اقوام کے ممالک میں منتشر ہو کر، انہوں نے سچے خدا کی معرفت دور دور تک پھیلا دی۔

اس زمانہ میں خدا نے اپنی کلیسیا کو، جیسے اُس نے قدیم اسرائیل کو بلایا تھا، زمین پر ایک روشنی کی مانند قائم ہونے کے لیے بلایا ہے۔ سچائی کے قدرتمند کلہاڑے سے - یعنی پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتے کے پیغامات - اُس نے ایک قوم کو کلیسیاؤں اور دنیا سے جدا کیا ہے، تاکہ انہیں اپنے حضور مقدس قربت میں لے آئے۔ اُس نے انہیں اپنی شریعت کے امانت دار بنایا ہے، اور اس زمانے کے لیے نبوت کی عظیم سچائیاں اُن کے سپرد کی ہیں۔ قدیم اسرائیل کے سپرد کیے گئے اقوال الہی کی طرح، یہ بھی دنیا تک پہنچانے کے لیے ایک مقدس امانت ہیں۔

پیشین گوئی بیان کرتی ہے کہ پہلا فرشتہ اپنی منادی 'ہر قوم، ہر قبیلہ، ہر زبان اور ہر امت' تک کرے گا۔ تیسرے فرشتے کی تنبیہ، جو اسی تین حصوں پر مشتمل پیغام کا حصہ ہے اور اسی زمانے کا پیغام ہے، کسی طرح بھی کم وسیع نہ ہوگی۔ وہ جھنڈا جس پر 'خدا کے احکام اور یسوع کا ایمان' رقم ہے، بلند کیا جانا ہے۔ پہلے اور دوسرے پیغامات کی قوت تیسرے میں مزید شدت اختیار کرے گی۔ پیشین گوئی میں اسے آسمان کے وسط میں اُڑتے ہوئے ایک فرشتے کی بلند آواز سے منادی کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، اور یہ دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائے گا۔

"فانی انسانوں کو کبھی دی جانے والی سب سے خوفناک دھمکی تیسرے فرشتے کے پیغام میں موجود ہے۔ وہ ضرور نہایت ہولناک گناہ ہوگا جو رحمت کے بغیر خدا کے غضب کو نازل کراتا ہے۔ مگر اس اہم معاملے کے بارے میں انسانوں کو اندھیرے میں نہیں چھوڑا گیا؛ درندے اور اس کی شبیہ کی پرستش کے خلاف یہ تنبیہ خدا کے عذاب کے نزول سے پہلے دنیا کو دی جانی ہے، تاکہ سب جان لیں کہ یہ عذاب کیوں نازل کیے جاتے ہیں اور انہیں بچ نکلنے کا موقع ملے۔" سائنز آف دی ٹائمز، 25 جنوری، 1910ء۔

حقوق کے دوسرے باب کی تکمیل میں دو تختیوں کی تیاری کئی پیشگوئیوں کی تکمیل تھی۔

میں اپنی چوکی پر کھڑا رہوں گا، اور برج پر جا کر کھڑا ہو جاؤں گا، اور دیکھتا رہوں گا کہ وہ مجھ سے کیا کہے گا، اور جب مجھے ملامت کی جائے تو میں کیا جواب دوں گا۔ اور خداوند نے مجھے جواب دیا اور کہا، رویا لکھ، اور اسے تختیوں پر صاف صاف لکھ دے، تاکہ پڑھنے والا دوڑ سکے۔ کیونکہ یہ رویا ابھی مقررہ وقت کے لیے ہے، لیکن آخر میں وہ بولے گی اور جھوٹ نہ بولے گی؛ اگرچہ وہ دیر کرے، اس کے لیے انتظار کرنا، کیونکہ وہ ضرور آئے گی؛ وہ دیر نہ کرے گی۔

دیکھو، جس کی جان مغرور ہے، اُس میں راست نہیں؛ لیکن راستیاز اپنے ایمان سے جیتا رہے گا۔
حقوق ۱:۲-۴۔

1843 کے پیش رو چارٹ اور 1850 کے پیش رو چارٹ، دونوں کی تیاری پیشین گوئی کی تکمیل تھی۔ حقوق کی تختیوں کے مطالعے سے اس امر کے لیے وافر شواہد ملتے ہیں۔ لیکن کتابِ حقوق کی یہ عبارت

ہماری گفتگو کے اس نکتے پر اہم روشنی ڈالتی ہے۔

میں نے دیکھا ہے کہ 1843ء کا چارٹ خداوند کے ہاتھ کی ہدایت کے تحت تھا، اور یہ کہ اسے تبدیل نہیں کیا جانا چاہیے؛ کہ اعداد ویسے ہی تھے جیسے وہ انہیں چاہتا تھا؛ کہ اس کا ہاتھ ان پر سایہ فگن تھا اور اس نے بعض اعداد میں ایک غلطی کو چھپا رکھا تھا، تاکہ کوئی اسے نہ دیکھ سکے، یہاں تک کہ جب تک اس نے اپنا ہاتھ نہ ہٹا لیا۔ ابتدائی تحریریں، 74، 75۔

1843 کے بعد خداوند نے یہ ہدایت دی کہ ایک اور چارٹ بنایا جائے، لیکن یہ کہ پہلے (1843) کے چارٹ میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے، سوائے الہام کے۔

"میں نے دیکھا کہ سچائی لوحوں پر صاف صاف ظاہر کی جانی چاہیے، کہ زمین اور اس کی معموری خداوند کی ہے، اور اسے واضح کرنے کے لیے ضروری وسائل سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ میں نے دیکھا کہ پرانا چارٹ خداوند کی رہنمائی سے تیار کیا گیا تھا، اور اس کے کسی بھی عدد یا شکل میں بجز الہام کوئی تبدیلی نہیں کی جانی چاہیے۔ میں نے دیکھا کہ چارٹ کے اشکال و اعداد ویسے ہی تھے جیسے خدا چاہتا تھا، اور اس کا ہاتھ ان پر تھا اور اس نے بعض اعداد میں ایک غلطی چھپا رکھی تھی، تاکہ جب تک اس کا ہاتھ ہٹا نہ لیا جائے کوئی اسے نہ دیکھے۔" سپالڈنگ اور میگن، 2۔

جب بہن وائٹ بھائی نکولز (جنہوں نے 1850 کا چارٹ تیار کیا) کے ساتھ رہ رہی تھیں، اسی زمانے میں جب وہ یہ چارٹ بنا رہے تھے، انہوں نے کہا کہ انہوں نے بائبل میں 1850 کا چارٹ دیکھا۔

"میں نے دیکھا کہ بھائی نکولز کے ذریعے چارٹ کی اشاعت میں خدا کارفرما تھا۔ میں نے دیکھا کہ بائبل میں اس چارٹ کے بارے میں ایک نبوت موجود تھی، اور اگر یہ چارٹ خدا کے لوگوں کے لیے تیار کیا گیا ہے، تو اگر یہ ایک کے لیے کافی ہے تو دوسرے کے لیے بھی ہے، اور اگر کسی کو بڑے سائز میں بنایا گیا نیا چارٹ درکار ہو، تو سب کو بھی اسی قدر اس کی ضرورت ہے۔" Manuscript Releases جلد 13، 359۔

حقوق نے حکم دیا تھا، "روبا لکھ، اور اسے لوحوں پر صاف صاف لکھ۔" حقوق کی دو لوحیں اُس عہد کی علامت تھیں جو خدا نے ایڈونٹزم کے ساتھ باندھا، جب اُس نے ایڈونٹسٹوں کو اپنی نبوتوں کے امانت دار ٹھہرایا؛ بالکل اسی طرح جیسے اُس نے قدیم اسرائیل کے ساتھ عہد باندھا اور شریعت کی دو لوحیں دیں اور یہ ذمہ داری سونپی کہ وہ شریعت کے امانت دار ہوں۔ لیکن حقوق اُن لوحوں کے حوالے سے، جن پر روپا کو صاف صاف لکھا جانا تھا، عبادت گزاروں کی دو جماعتوں کی نشان دہی کرتا ہے: ایک جماعت جو "مغرورے" اور "راست نہیں"، اور دوسری جماعت جو "راستباز" کہلاتی ہے جو "اپنے ایمان سے زندہ رہے گا"۔

حقوق کا سیاق و سباق اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ جو لوگ راست ٹھہرائے گئے ہیں وہ ایک ایسے ایمان کے ذریعے زندہ ہیں جو کلام نبوی پر مبنی ہے، جیسا کہ دو تختیوں کے ذریعے نمایاں کیا گیا ہے، اور اس لیے جو راست نہیں ٹھہرائے گئے انہوں نے ایڈونٹ ازم کی ابتداء کو رد کر دیا ہے۔ جس نکتے کو میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ ایک ایسی عبارت پر مبنی ہے جس پر ہم کچھ عرصہ پہلے غور کر چکے تھے۔ وہ یوں ہے:

لیکن ایسے موضوعات—جیسے مقدس، اس کا 2300 دنوں کے ساتھ تعلق، خدا کے احکام اور یسوع کا ایمان—اس قدر موزوں ہیں کہ وہ گزشتہ ایڈونٹ تحریک کی وضاحت کریں، یہ دکھائیں کہ ہمارا موجودہ موقف کیا ہے، شک کرنے والوں کے ایمان کو مستحکم کریں، اور شاندار مستقبل کے بارے میں یقین عطا کریں۔ یہ، میں نے بار بار دیکھا ہے، وہ بنیادی موضوعات ہیں جن پر پیغام برداروں کو تفصیل سے گفتگو کرنی چاہیے۔ ابتدائی تحریریں، 63۔

ہم نے ابھی ان چاروں سچائیوں کا جائزہ لیا ہے: مقدس مقام، دو ہزار تین سو دن، خدا کے احکام اور ایمان یسوع مسیح۔ ہم نے ان چاروں سچائیوں کو سچائی کے اُس ڈھانچے میں رکھا جو 'ماضی کی ایڈونٹسٹ تحریک کی توضیح کرنے اور یہ دکھانے کے لیے کہ ہماری موجودہ حیثیت کیا ہے، نہایت کمال کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔' وہ ڈھانچہ 'پہلے ذکر کا اصول' ہے، یہ الفا اور اومیگا کا نشان امتیاز ہے، اور یہ سچائی ہی کا ڈھانچہ ہے، کیونکہ لفظ 'سچائی' میں بعینہ وہی نشان امتیاز پایا جاتا ہے جو ان چاروں سچائیوں میں موجود ہے جنہیں 'موجودہ سچائی' کے طور پر شناخت کیا گیا ہے، جو ایڈونٹسٹ تحریک کے آغاز کی توضیح کے لیے وضع کی گئی تھی۔

اگر اور کچھ نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس لفظ کا ترجمہ "سچائی" کیا گیا ہے اور جس پر ہم غور کر رہے ہیں، وہ ابدی خوشخبری کا ڈھانچہ ہے، اور وہ آخری انتہائی پیغام کا ڈھانچہ ہے، اور وہ تیسرے فرشتے کے پیغام کا ڈھانچہ ہے، اور وہ مکاشفہ یسوع مسیح کا ایک بڑا حصہ ہے۔

آخری انتہائی پیغام، جسے مکاشفہ باب اول کی پہلی تین آیات میں یسوع مسیح کے مکاشفہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے، مکاشفہ کے اختتام پر دوسری بار گواہی پاتا ہے۔ مکاشفہ کا اختتام عہد عتیق کی ابتدائی آیات اور عہد عتیق کی آخری آیات کی بھی گواہی دیتا ہے۔ ان چار حوالہ جات کی روشنی میں، نبوی سطر پر نبوی سطر رکھنے کے الہی اصول کو برتتے ہوئے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ آخری انتہائی پیغام خالق کے اپنی مخلوق کے ساتھ تعلق سے متعلق ہے۔ یہ اس کی تخلیقی قدرت سے متعلق ہے۔ یہ اس بات سے متعلق ہے کہ اس کی تخلیقی قدرت اس کی کلیسیا تک کیسے پہنچائی جاتی ہے۔ یہ الوہیت کی اس صفت سے متعلق ہے جو انجام کو آغاز کے ساتھ جوڑتی ہے۔ یہ وہ پیغام ہے جو آزمائش کی مہلت کے اختتام سے عین پہلے آتا ہے، اور مزید امور سے بھی متعلق ہے۔ جب انہیں یکجا غور سے دیکھا جائے تو یہ خدا کی تخلیقی قدرت کے بارے میں ہے! اور اس کی تخلیقی قدرت کا پہلا ذکر پیدائش باب اول کے آغاز میں، پہلی آیت سے لے کر باب دوم آیت تین تک ملتا ہے۔

ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ اور زمین بے صورت اور خالی تھی، اور گہرے پانی کی سطح پر تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اور خدا کی روح پانیوں کی سطح پر حرکت کر رہی تھی۔

اور خدا نے کہا، روشنی ہو؛ اور روشنی ہو گئی۔ اور خدا نے روشنی کو دیکھا کہ وہ اچھی ہے؛ اور خدا نے روشنی کو تاریکی سے جدا کیا۔ اور خدا نے روشنی کا نام دن رکھا، اور تاریکی کا نام رات رکھا۔ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی؛ یہ پہلا دن تھا۔

اور خدا نے کہا، پانیوں کے درمیان ایک فضا ہو، اور وہ پانیوں کو پانیوں سے جدا کرے۔ اور خدا نے فضا بنائی اور فضا کے نیچے کے پانیوں کو فضا کے اوپر کے پانیوں سے جدا کر دیا؛ اور ایسا ہی ہوا۔ اور خدا نے اس فضا کا نام آسمان رکھا۔ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی؛ دوسرا دن ہوا۔

اور خدا نے کہا، آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہو جائے اور خشکی ظاہر ہو؛ اور ایسا ہی ہوا۔ اور خدا نے خشکی کو زمین کہا، اور جمع ہوئے پانیوں کو اُس نے سمندر کہا؛ اور خدا نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔ اور خدا نے کہا، زمین سبزہ، بیج دینے والی ہوئی، اور اپنی جنس کے موافق پھل دینے والا درخت، جس کا بیج اسی میں ہو، زمین پر پیدا کرے؛ اور ایسا ہی ہوا۔ سو زمین نے سبزہ، اپنی جنس کے موافق بیج دینے والی ہوئی، اور اس درخت کو جو اپنی جنس کے موافق پھل دیتا ہے اور جس کا بیج اسی میں تھا، پیدا کیا؛ اور خدا نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی، تیسرا دن۔

اور خدا نے کہا، فلک آسمان میں روشنیاں ہوں کہ وہ دن کو رات سے جدا کریں؛ اور وہ نشانوں کے لیے، اور موسموں کے لیے، اور دنوں اور سالوں کے لیے ہوں۔ اور وہ فلک آسمان میں چراغ ہوں تاکہ زمین پر روشنی دیں؛ اور ایسا ہی ہوا۔ اور خدا نے دو بڑے نور بنائے: بڑا نور دن پر حکمرانی کرے، اور چھوٹا نور رات پر حکمرانی کرے؛ اور اس نے ستارے بھی بنائے۔ اور خدا نے انہیں فلک آسمان میں رکھا تاکہ زمین پر روشنی دیں، اور دن اور رات پر حکمرانی کریں، اور روشنی کو اندھیرے

سے جدا کریں؛ اور خدا نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی؛ چوتھا دن ہوا۔

اور خدا نے کہا، پانیوں میں زندگی رکھنے والے چلتے پھرتے جاندار کثرت سے پیدا ہوں، اور پرندے آسمان کی کھلی فضا میں زمین کے اوپر اڑیں۔ اور خدا نے بڑے سمندری جانور پیدا کیے، اور ہر ایک زندہ جاندار جو چلتا پھرتا ہے، جسے پانیوں نے اپنی اپنی جنس کے مطابق کثرت سے پیدا کیا، اور ہر ایک پروں والا پرندہ اپنی اپنی جنس کے مطابق؛ اور خدا نے دیکھا کہ یہ اچھا تھا۔ اور خدا نے انہیں برکت دی، اور فرمایا، بار آور ہو اور بڑھو، اور سمندروں کے پانیوں کو بھر دو، اور پرندے زمین پر کثرت کریں۔ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی، پانچواں دن۔

اور خدا نے کہا، زمین اپنی اپنی جنس کے مطابق جاندار پیدا کرے: مویشی، اور رینگنے والے جاندار، اور زمین کے درندے اپنی اپنی جنس کے مطابق؛ اور ایسا ہی ہوا۔ اور خدا نے زمین کے درندوں کو ان کی جنس کے مطابق بنایا، اور مویشیوں کو ان کی جنس کے مطابق، اور ہر چیز کو جو زمین پر رینگتی ہے اس کی جنس کے مطابق؛ اور خدا نے دیکھا کہ یہ اچھا تھا۔ اور خدا نے کہا، اُو ہم انسان کو اپنی صورت پر، اپنی شبیہ کے مطابق بنائیں؛ اور وہ سمندر کی مچھلیوں پر، ہوا کے پرندوں پر، مویشیوں پر، ساری زمین پر، اور ہر رینگنے والی چیز پر جو زمین پر رینگتی ہے حکمرانی کریں۔ سو خدا نے انسان کو اپنی ہی صورت پر پیدا کیا؛ خدا کی صورت پر اس کو پیدا کیا؛ نہ اور مادہ ان کو پیدا کیا۔ اور خدا نے انہیں برکت دی، اور خدا نے ان سے کہا، پھلو اور بڑھو اور زمین کو بھرو اور اسے زیر کرو؛ اور سمندر کی مچھلیوں پر، ہوا کے پرندوں پر، اور ہر جاندار پر جو زمین پر چلتا ہے اختیار رکھو۔ اور خدا نے کہا، دیکھو، میں نے تمہیں ہر وہ سبزی دی ہے جو بیج پیدا کرتی ہے، جو ساری زمین کی سطح پر ہے، اور ہر وہ درخت جس کے پھل میں بیج ہوتا ہے؛ وہ تمہارے لیے خوراک ہوگا۔ اور زمین کے ہر حیوان کو، اور ہوا کے ہر پرندے کو، اور زمین پر رینگنے والی ہر چیز کو جس میں جان ہے، میں نے ہر سبزہ خوراک کے لیے دے دیا ہے؛ اور ایسا ہی ہوا۔ اور خدا نے اپنی بنائی ہوئی ہر چیز کو دیکھا، اور دیکھا، وہ بہت اچھا تھا۔ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی؛ چھٹا دن۔ پس آسمان اور زمین اور ان کے سب لشکر پورے ہو گئے۔ اور ساتویں دن خدا نے اپنا وہ کام ختم کیا جو اس نے کیا تھا؛ اور ساتویں دن وہ اپنے سب کام سے جیسے اس نے بنایا تھا آرام کیا۔ اور خدا نے ساتویں دن کو برکت دی اور اسے مقدس ٹھہرایا، کیونکہ اسی میں اس نے اپنے سب کام سے آرام کیا جسے خدا نے خلق کیا اور بنایا تھا۔ پیدائش 1:1-2:3۔

پچھلی آیات تخلیق کی پوری شہادت کی نمائندگی کرتی ہیں، اور اس بات پر زور دیتی ہیں کہ خدا کے کلام میں تخلیقی قوت ہے۔

ساری زمین خداوند سے ڈرے؛ دنیا کے تمام باشندے اُس کے حضور ہیبت سے کھڑے ہوں۔ کیونکہ اُس نے فرمایا اور وہ ہو گیا؛ اُس نے حکم دیا اور وہ قائم رہا۔ زبور 8:33، 9

وہی تخلیقی قوت جس نے دنیا کو پیدا کیا، انسانوں کو بدلنے کے لیے مسیح کے ذریعے استعمال کی جاتی ہے۔

وہ تخلیقی توانائی جس نے جہانوں کو وجود میں لایا، کلام خدا میں ہے۔ یہ کلام قوت عطا کرتا ہے؛ یہ زندگی کو جنم دیتا ہے۔ ہر حکم ایک وعدہ ہے؛ جب ارادہ اسے قبول کر لے اور روح اسے اپنے اندر جذب کر لے، تو یہ اپنے ساتھ اُس لامتناہی ذات کی زندگی لے آتا ہے۔ یہ فطرت کو بدل دیتا ہے اور روح کو خدا کی صورت میں ازسرنو پیدا کرتا ہے۔

"یوں عطا کی گئی زندگی اسی طرح برقرار رکھی جاتی ہے۔" خدا کے منہ سے نکلنے والی ہر بات " (متی 4:4) سے انسان جنے گا۔" تعلیم، 126۔

مکاشفہ یسوع مسیح اس بات پر زور دیتا ہے کہ کلام خدا انسانوں تک کیسے پہنچایا جاتا ہے۔ یہ باپ سے بیٹے تک، پھر ایک فرشتے تک، پھر ایک نبی تک پہنچتا ہے جو اسے لکھتا ہے اور اسے کلیسیاؤں کو بھیج دیتا

ہے۔ مکاشفہ کی کتاب کے آغاز اور اختتام میں بیان کیا گیا یہ مواصلاتی عمل یعقوب کے زینے کی مثال سے بھی واضح کیا گیا ہے جہاں فرشتے زینے پر چڑھتے اور اترتے ہیں۔ یہ زکریا کی دو سنہری نالیوں سے بھی نمایاں کیا گیا ہے جو تیل کو مقدس مقام میں پہنچاتی ہیں۔ خدا اور انسان کے درمیان مواصلاتی عمل کتاب مقدس کی نبوت کا موضوع ہے، اور جو پیغام بھیجا جاتا ہے اس میں وہ تخلیقی قدرت شامل ہے جس نے کائنات کو پیدا کیا۔ مکاشفہ کے پہلے باب میں اس مواصلاتی عمل میں یہ سمجھنا چاہیے کہ کلیسیاؤں کو پہنچایا گیا پیغام اس قدرت کا حامل ہے جو ایک لاودکیائی کو فلادلفیائی میں تبدیل کر سکتی ہے۔

چلے ہم عہد نامہ قدیم یا عہد نامہ جدید کی ابتدا پر غور کریں یا انتہا پر، پیغام ایک ہی ہے۔ خدا آخری تنبیہی پیغام پہنچا رہا ہے، اور اگر سننے والے اسے سن کر اس کی پاسداری کریں تو اس میں خدا کی تخلیقی قدرت مضمحل ہے۔ یہ کام کرنے والا پیغام الفا اور اومیگا کے الہی ڈھانچے—ابتدا، وسط اور انتہا—کے اندر رکھا گیا ہے۔ وہ تین عبرانی حروف جو مل کر "سچائی" کا لفظ بناتے ہیں، ابدی خوشخبری ہی ہیں۔ اور یہ حروف اور ان کے معانی، اور ان کے باہم ملنے سے بننے والا لفظ، اس اصول کی بھی علامت ہیں اور اس ہستی کی بھی جو الفا اور اومیگا ہے۔ یہ اس کی تخلیقی قدرت کو نمایاں کرتا ہے۔ تخلیق کی داستان کے آخری تین الفاظ میں سے ہر ایک انہی تین حروف سے، اسی ترتیب میں شروع ہوتا ہے جو "سچائی" کے لفظ کی تشکیل کرتی ہے۔

تخلیق کی کہانی کے اختتام پر آنے والے تین الفاظ ایسے تین حروف سے شروع ہوتے ہیں جو مل کر "سچائی" کا لفظ بناتے ہیں۔ اس آیت کے آخری تین الفاظ بالترتیب حروف X (الف)، D (میم)، اور T (تاو) سے شروع ہوتے ہیں۔ ان تین الفاظ کا ترجمہ "خدا"، "پیدا کیا" اور "بنایا" ہے۔ یہ تینوں الفاظ اسی ترتیب یعنی X (الف)، D (میم)، اور T (تاو) سے شروع ہوتے ہیں، جو تخلیق کے بیان کی مکمل پن اور ترتیب کو مزید اجاگر کرتے ہیں۔ اس ترتیب کو یہودی مفسرین نے عبرانی متن کی ایک دلچسپ لسانی خصوصیت کے طور پر نوٹ کیا ہے۔

تخلیق کی کہانی ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے: "ابتدا میں"، اور یہ تین الفاظ پر ختم ہوتی ہے جو الفا اور اومیگا، ابتدا اور انتہا، اول اور آخر کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کتاب پیدائش کے بیان میں دکھائی گئی تخلیقی قوت کا آغاز و انجام اس حیرت انگیز ماہر زبان کے دستخط سے ہوتا ہے۔

کسی چیز کی ابتدا اُس کے انجام کی تصویر کشی کرتی ہے—یہی وہ بات ہے جس پر نبی یوحنا نے زور دیا، جب اُس نے جو اُس وقت تھا لکھا تو وہ بیک وقت یہ بھی لکھ رہا تھا کہ آگے کیا ہوگا۔

عہد عتیق کے آخر میں پیش کیا گیا ایلپاہ کا آخری انتہائی پیغام، اتوار کے قانون کے بحران اور قریب آنے والی آخری سات آفتوں کے تناظر میں، اسی نبوتی اصول کی نشاندہی کرتا ہے۔

"پہلے ذکر کا اصول" اور جو کچھ وہ نمائندگی کرتا ہے، وہی "ڈھانچہ" ہے جس کے اندر "موجودہ حق" کو رکھا جانا چاہیے۔ وہ ڈھانچہ "پہلے ذکر کا اصول" ہی ہے، جو خدا کی صفات میں سے ایک بھی ہے۔

کتاب دانی ایل، جو ایڈونٹزم کی ابتداء کی نمائندگی کرتی ہے، اور کتاب مکاشفہ، جو ایڈونٹزم کے اختتام کی نمائندگی کرتی ہے—ان دونوں کو جب ہم اس اصول کے تحت دیکھتے ہیں کہ اول آخر کی تشریح کرتا ہے—تو ہمیں حیرت انگیز مماثلتیں ملتی ہیں۔ کتاب دانی ایل جب پلمونی نام استعمال کرتی ہے تو یسوع کی ایک صفت پیش کرتی ہے، یعنی رازوں کا حیرت انگیز شمار کرنے والا۔ دانی ایل یسوع کو میکائیل رئیس الملائکہ کے طور پر بھی متعارف کراتا ہے۔ یوحنا کو بھی دانی ایل کی مانند یہی ذمہ داری سونپی گئی ہے، اور وہ نہ ریاضی کے استاد کی، نہ فرشتوں کے سردار کی، بلکہ زبان کے استاد کی نشان دہی کرتا ہے۔ جب ہم یسوع کو حروف تہجی کا استاد سمجھتے ہیں تو ہمیں زبور 119 پر غور کرنا چاہیے، جو بائبل کا سب سے طویل باب ہے۔

زبور 119 حروفِ تہجی پر مبنی ایک اکروسٹک ہے، یعنی آٹھ آیات کے ہر مجموعے کی تمام آیات ایک ہی حرف سے شروع ہوتی ہیں۔ عبرانی حروفِ تہجی میں بائیس حروف ہیں، اس لیے آٹھ آیات کے بائیس حصے ہیں۔ ہر حصہ حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق متعلقہ حرف سے شروع ہوتا ہے، اور اس کے بعد اس حرف سے منسوب آٹھوں آیات بھی اسی حرف سے شروع ہوتی ہیں۔ ہر حرف کے لیے آٹھ آیات ہیں؛ چنانچہ آٹھ آیات ضرب بائیس عبرانی حروف کے برابر کل ایک سو چھتر آیات بنتی ہیں۔ یہ زبور ایسے خدا کی اطاعت پر زور دیتا ہے جو نظم و ترتیب کا خدا ہے (اسی لیے اس کی ساخت اکروسٹک ہے)، نہ کہ افراتفری کا۔

زبور 119 کا ایک اور نمایاں موضوع یہ گہری حقیقت ہے کہ خدا کا کلام ہمہ کفایت ہے۔ پورے زبور میں خدا کے کلام کے لیے آٹھ مختلف اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں: شریعت، شہادتیں، ہدایات، قوانین، احکام، فیصلے، کلام، اور ضوابط۔ تقریباً ہر آیت میں خدا کے کلام کا ذکر ہے۔ زبور 119 نہ صرف مقدس صحائف کی صفات کی تصدیق کرتا ہے بلکہ اس بات کی بھی تصدیق کرتا ہے کہ خدا کا کلام خود خدا ہی کے مزاج کا عکس ہے۔ زبور 119 میں پیش کی گئی خدا کی یہ صفات ملاحظہ کریں:

1. راستبازی (آیات 7، 62، 75، 106، 123، 138، 144، 160، 164، 172)
2. امانت داری (آیت 42)
3. صداقت (آیات 43، 142، 151، 160)
4. وفاداری (آیت 86)
5. عدم تغیر (آیت ۸۹)
6. ابدیت (آیات 90، 152)
7. روشنی (آیت 105)
8. پاکیزگی (آیت ۱۴۰)

یہ زبور دو مبارک بیانات سے شروع ہوتا ہے۔ "مبارک" ہیں وہ جن کے راستے بے عیب ہیں، جو خدا کی شریعت کے مطابق زندگی گزارتے ہیں، جو اس کے فرامین کو مانتے ہیں اور پورے دل سے اسے ڈھونڈتے ہیں۔ یہ ہیں وہ اسباق جو ہمیں اس عظیم زبور میں ملتے ہیں۔ خدا کا کلام ہمیں دانا بنانے، راستبازی میں تربیت دینے، اور ہر نیک کام کے لیے ہمیں لیس کرنے کے لیے کافی ہے (2 تیمتھیس 3:15-17)۔

یقیناً، زبور 119 ایک ایسے موضوع کا حصہ ہے جو مذہبی دنیا میں خاصی حد تک غیر طے شدہ ہے۔ اس کا تعلق اس بات سے ہے کہ بائبل کی درمیانی آیت کون سی ہے اور بائبل کا درمیانی باب کون سا ہے۔ اگر آپ انٹرنیٹ پر تلاش کریں تو آپ کو مختلف دلائل ملیں گے جو اس بات کے گرد گھومتے ہیں کہ آپ کون سی بائبل استعمال کرتے ہیں وغیرہ۔ اس بحث کی ہر رائے کا مسئلہ یہ ہے کہ بائبل کے درمیانی حصے کی تعریف—چاہے آیت ہو یا باب—بائبل کے مصنف کی طرف سے متعین ہونی چاہیے، نہ کہ بائبل کے انسانی طالب علم یا ناقد کی طرف سے۔

بائبل یہ تعلیم دیتی ہے کہ ہر چیز کی ایک ابتدا اور ایک انتہا ہوتی ہے۔ ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔

ہر چیز کے لیے ایک موسم ہے، اور آسمان کے نیچے ہر مقصد کے لیے ایک وقت ہے: پیدا ہونے کا وقت، اور مرنے کا وقت؛ ہونے کا وقت، اور جو بویا گیا ہے اسے اکھاڑنے کا وقت۔ واعظ 3:1، 2۔

پیدا ہونے کا ایک وقت ہے اور مرنے کا ایک وقت ہے، تاہم ہماری زندگیوں کے آغاز اور اختتام کے درمیان بھی ایک زندگی ہے جو گزرتی ہے۔ پیدائش وقت کا ایک مختصر سا لمحہ ہے، موت بھی ایسا ہی لمحہ ہے۔ زندگی وہ درمیانی حصہ ہے اور عموماً اس کے ساتھ اُن دونوں لمحات کے مقابلے میں کہیں زیادہ واقعات وابستہ ہوتے ہیں جب ہم پیدا ہوتے ہیں اور جب ہم مرتے ہیں۔

"قاعدہ اولین ذکر" میں درمیان عموماً ابتدا اور انتہا کی نسبت کہیں زیادہ شہادت رکھتا ہے۔ بائبل میں کسی ایک آیت یا باب کو تلاش کر کے اسے درمیان قرار دینا، بائبل ثبوت کو نظر انداز کرنا ہے، چاہے ابتدا اور انتہا اپنی ماہیت کے اعتبار سے وقت کے نقطے ہی کیوں نہ ہوں؛ درمیان عموماً ایک عرصہ زمانہ ہوتا ہے۔ یقیناً ابتدا، انتہا اور درمیان آپس میں ہم آہنگ ہوں گے، اگرچہ اکثر اوقات انجام پر موجود بعینہ وہی علامتِ راہ ابتدا کے برعکس ہوتی ہے۔

یسوع نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو ایلیاہ قرار دیا، اور دونوں ایک ہی نبوی ترتیب واقعات کی تصویر پیش کرتے ہیں؛ لیکن ایلیاہ کو ایک بدکار عورت (ایزیل) نے ستایا، جو اسے قید کرنے اور قتل کرنے کی کوشش کرتی رہی، مگر وہ ایسا نہ کر سکی۔ یوحنا، جو ایلیاہ کی علامت تھا، کو ایک بد عورت (بیرودیاس) نے قید کرانے اور قتل کرانے کی کوشش کی، اور وہ کر گئی۔ ایلیاہ اور یوحنا قابل تبادلہ علامتیں ہیں، مگر ان کی بعض نبوی خصوصیات باہم متضاد ہیں، تاہم پھر بھی ایک دوسرے کے متوازی رہتی ہیں۔ ایلیاہ نہیں مرا، یوحنا مر گیا۔ یہ سمجھنا کہ نبوی سنگِ میل جو ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں اکثر ایک دوسرے کی ضد بھی ہوتے ہیں، اُن لوگوں کو یہ دیکھنے کے قابل بناتا ہے کہ بائبل کا درمیانی باب زبور 118 ہے۔

جب ہم "اولین ذکر" کے قاعدے کو، جیسا کہ ہم اسے بیان کرتے آئے ہیں، استعمال کرتے ہیں، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بائبل کے درمیان کے حصے کی ابتدا زبور 117 ہے، جو بائبل کا سب سے مختصر باب ہے اور دو آیات پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد زبور 118 آتا ہے، جو بائبل کے درمیان میں ہے، اور زبور 118 کے بعد 119 آتا ہے جو بائبل کا سب سے طویل باب ہے اور بائبل کے درمیان کے حصے کا اختتام ہے۔ وہ شاندار لسانی ماہر ابتدا کو سب سے مختصر باب سے نشان زد کرتا ہے، پھر انجام کو سب سے طویل باب سے نشان زد کرتا ہے۔ یہ دو متضاد ابواب ہیں۔ ابتدا بیچ ہے، اور انجام وہ مقام ہے جہاں پودا پوری طرح بالغ ہو کر نشوونما پا چکا ہوتا ہے اور درمیان میں واقع تمام شہادتیں آپس میں مربوط ہو جاتی ہیں۔ زبور 117 پر غور کیجئے۔

اے سب قومو، خداوند کی حمد کرو؛ اے سب لوگو، اس کی ستائش کرو۔ کیونکہ اس کی مہربانی ہم پر بڑی ہے، اور خداوند کی سچائی ابد تک قائم رہتی ہے۔ خداوند کی حمد کرو۔ زبور 117:1، 2۔

وہ لفظ جس پر ہم غور کر رہے ہیں، جو تین حروف پر مشتمل ہے، دوسری آیت میں "سچائی" کے طور پر ترجمہ ہوا ہے، اور بائبل کے درمیان کے آغاز کی نمائندگی کرتا ہے (بائبل کا درمیانی حصہ زبور 117 تا 119 ہے)۔ درمیان کا اختتام زبور 119 ہے۔ درمیان کا وسط زبور 118 ہے۔ زبور 118 بائبل کے سب سے چھوٹے اور سب سے بڑے ابواب کے درمیان واقع ہے، اور جو سب سے چھوٹا ہے—جو آغاز ہے—وہ لفظ "سچائی" پیش کرتا ہے، جو تین حروف سے بنا ہے جو ابدی خوشخبری کے تین مراحل کی نمائندگی کرتے ہیں اور سچائی کو سمجھنے کے ڈھانچے کی تشکیل کرتے ہیں۔ یہ ڈھانچہ اس اصول کی نمائندگی کرتا ہے جو مسیح کے کردار کو "الفا اور اومیگا" کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔

وسط کا اختتام، یعنی باب 119، ایک ابجدی نظم ہے جو بائبل کے وسط میں رکھی گئی ہے اور شاندار ماہر لسانیات کو نمایاں کرتی ہے۔ باب 119 میں چار بار اسی لفظ کا ترجمہ سچائی کے طور پر کیا گیا ہے۔

اور کلام حق کو میرے منہ سے بالکل نہ چھین؛ کیونکہ میں نے تیرے فیصلوں پر امید رکھی ہے۔ آیت 43۔

تیری صداقت ابدی صداقت ہے، اور تیری شریعت حق ہے۔ آیت 142۔

اے خداوند، تُو نزدیک ہے؛ اور تیرے سب احکام حق ہیں۔ آیت 151۔

تیرا کلام ابتدا سے حق ہے، اور تیرے راستباز فیصلوں میں سے ہر ایک ابد تک قائم رہتا ہے۔ آیت 160۔

ان آیات میں سچائی بائبل کی پیشگوئی کا ایک اصول ہے جو ابتدا ہی سے انجام کی شناخت کرتی ہے، اور آیات میں سچائی یہ ہے کہ الفا اور اومیگا نے بائبل کے درمیانی حصے پر بھی اپنے دستخط ثبت کیے ہیں، جیسے وہ ابتدا اور انتہا کے لیے کر چکا ہے۔ اول و آخر کے یہ دستخط تیسرے فرشتے کے آخری انتہائی پیغام کی پیشکش کے لیے 'فریم ورک' ہیں۔ وسط کے آخری حصے میں چار آیات شامل ہیں جن میں ایک لفظ آیا ہے جس کا ترجمہ 'سچائی' کیا گیا ہے، اگرچہ چوتھے حوالے میں اسے صرف 'سچا' ترجمہ کیا گیا ہے۔ ان چار آیات میں سے آخری یہ واضح کرتی ہے کہ 'ابتدا سے' وہ لفظ 'سچا' ہے۔

ابتدا میں، کتابِ پیدائش کے بابِ اول اور دوم کی تخلیق کی روایت میں، لفظ "truth" اگرچہ براہِ راست لکھا نہیں گیا، مگر تخلیق کی داستان کے آخری تین الفاظ میں اس کی نمائندگی ہوتی ہے، کیونکہ ہر لفظ ان حروف سے شروع ہوتا ہے جو ترتیب وار مل کر "truth" بناتے ہیں۔ ابتدا میں کلام تھا، اور اسی کے وسیلے سے سب چیزیں پیدا ہوئیں، اور کتابِ پیدائش میں تخلیق کی گواہی "ابتدا میں" کے الفاظ سے شروع ہوتی ہے اور تین الفاظ پر ختم ہوتی ہے جو ان سچائیوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو مسیح کی ایک صفت کے ساتھ وابستہ ہیں، جسے یسعیاہ میں اس بات کے ثبوت کے طور پر قرار دیا گیا ہے کہ وہی واحد خدا ہے۔

بائبل کا وسط (زبور 117-119) باب 117 میں لفظ 'سچائی' کے استعمال کے ذریعے اس حقیقت کا حوالہ دیتے ہوئے آغاز ہوتا ہے کہ ابتدا انجام کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ لفظ تین حروف سے بنتا ہے جو ابدی انجیل اور تین فرشتوں کے پیغامات کی نمائندگی کرتے ہیں، اور تخلیق کی داستان کے انجام کی نشاندہی کرتے ہیں۔ بائبل کے وسط کا اختتام حروفِ تہجی کی ایک ایسی پیشکش ہے جو اُس عظیم ماہر لسانیات نے اس لیے مرتب کی کہ یہ سمجھ قائم کی جائے کہ اُس کی ذات کے بارے میں جو کچھ اب ظاہر کیا جا رہا ہے وہ لفظ 'مکاشفہ' کی تعریف کے مطابق ہے، کیونکہ یسوع مسیح کا مکاشفہ ایک ایسا پیغام ہے جس کا مقصد مسیح کے کردار کے اُس پہلو کو پیش کرنا ہے جسے اب تک، اگر بالکل بھی، پوری طرح تسلیم نہیں کیا گیا۔ یہ مکاشفہ عہد کی تاریخ کے خطوط کے مطابق ہے، کیونکہ عہد کی تاریخ میں اس بات کے شواہد شامل ہیں کہ خدا نے ناموں کے ذریعے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کی کوشش کی، جیسے جیسے اُس کی کہانی آگے بڑھتی گئی۔

شریعت کے عظیم اصول، جو خود خدا کی فطرت ہیں، پہاڑ پر مسیح کے فرمائے ہوئے کلمات میں مجسم ہیں۔ جو کوئی ان پر تعمیر کرتا ہے، وہ مسیح، صخرہٴ دہور، پر تعمیر کر رہا ہے۔ کلام کو قبول کرنے میں ہم مسیح کو قبول کرتے ہیں، اور صرف وہی جو اس طرح اس کے کلمات کو قبول کرتے ہیں، اس پر تعمیر کر رہے ہیں۔ 'کوئی اور بنیاد کوئی نہیں رکھ سکتا بجز اُس کے جو رکھی گئی ہے، یعنی یسوع مسیح۔' 1 کرنتھیوں 3:11۔ 'آسمان کے نیچے آدمیوں میں اور کوئی نام نہیں دیا گیا جس کے وسیلے سے ہمیں نجات پانا ضروری ہے۔' اعمال 4:12۔ مسیح—کلام، خدا کا مکاشفہ—یعنی اُس کے کردار، اُس کی شریعت، اُس کی محبت، اُس کی زندگی کا اظہار—وہی واحد بنیاد ہے جس پر ہم ایسا کردار بنا سکتے ہیں جو قائم رہے۔ ماؤنٹ آف بلیسنگز، 148۔

یقیناً اس حقیقت کے بارے میں بات کرنے کو بہت کچھ اور ہے، لیکن ہم یہیں پر بات ختم کرتے ہیں۔